صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 7 اکتوبر 2010ء بمطابق 27 شوال 1431 ہجری صبح دس بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَقُل لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا ○ رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ ۖ إِن يَشَأْ يَرْحَمْكُمْ أَوْ إِن يَشَأْ يُعَذِّبْكُمْ ۚ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا۔

ترجمہ: اور آپ میرے (مسلمان) بندوں سے کہہ دیجیئے کہ ایسی بات کہا کریں جو بہتر ہو شیطان لوگوں میں فساد ڈلوا دیتا ہے واقعی شیطان انسان کا صریح دشمن ہے۔ تم سب کا حال تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اگر وہ چاہے تو تم پر رحمت فرمادے یا اگر وہ چاہے تم کو عذاب دینے لگے اور ہم نے آپ کو ان کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ تمام پارٹی لیڈرز سے ایک گزارش ہے کہ وہ اپنے معزز اراکین کو ذرا سمجھا دیں کہ وہ In time آیا کریں تو سب ایجنڈا بھی ٹھیک ٹائم پہ وہ ہو گا اور ان کا اپنا بھی جو جائز ٹائم ہے، ان سب کو ملے گا، تو یہ سب پارٹی لیڈر حضرات خصوصاً ہدایت کریں۔ یہ خالی کرسیاں دیکھ کے ہم نے ایک گھنٹہ انتظار کے بعد یہ سیشن شروع کیا ہے۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: تاج محمد خان ترند صاحب، سوال نمبر جی؟

جناب تاج محمد خان ترند: شکریہ جناب سپیکر، کوئسچن نمبر 526۔

جناب سپیکر: جی۔

* 526۔ جناب تاج محمد خان ترند: کیا وزیر زراعت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں سائل کنزرویشن کا محکمہ موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سائل کنزرویشن ضلع بٹگرام کے دفتر کیلئے گاڑی خریدی گئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جواب اثبات میں ہوں تو مذکورہ گاڑی کی ساخت، رجسٹریشن نمبر، نیز مذکورہ گاڑی اب کس کے زیر استعمال ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔ صوبے میں سائل کنزرویشن کا محکمہ موجود ہے۔

(ب) جی نہیں، ضلع بٹگرام کے دفتر کیلئے ابھی تک کوئی گاڑی نہیں خریدی گئی۔ مزید یہ کہ ضلع بٹگرام کے دفتر کی منظوری سال 95-1994ء میں ہوئی تھی جس میں بٹگرام دفتر کیلئے نہ ڈرائیور کی آسامی کی منظوری دی گئی تھی اور نہ ہی ابھی تک محکمہ خزانہ نے بٹگرام ضلع کیلئے گاڑی خریدنے کیلئے کوئی رقم منظور کی ہے۔

(ج) محکمہ کی طرف سے کوئی سرکاری گاڑی ضلع بٹگرام کو مہیا نہیں کی گئی ہے۔

Mr.Speaker: Ji, Any supplementary?

جناب تاج محمد خان ترند: شکریه، جناب سپیکرا! دیکښے محکمے دا جواب راکړے دے چه د بټگرام کوم سائل کنزرویشن دفتر دے، هغے ته مونږ گاډے نه دے ورکړے نو زما د منسټر صاحب نه ضمنی کوئسچن دا دے جی چه بټگرام چونکه یو پهاړی علاقه ده او هلته کښے د دے محکمے د پاره گاډے ډیر ضروری دے نو کله پورے به دوئ د دے Arrangement کوی؟

Mr.Speaker: Ji, honourable Minister for Agriculture,please.

وزیرزراعت: جناب سپیکر صاحب، څنګه چه تاج محمد خان اووئیل، زه دے سره Agree کیږمه ځکه چه بټګرام یو ډیره لویه ضلع هم ده او غریزه علاقه ده نو د سائل کنزرویشن دفتر د پاره مونږ کیس استولے وو فنانس ته خو هغوی Reject کړے دے، اوس بیا Try کوؤ او کوشش کوؤ چه دوئ ته Conveyance ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: ملک قاسم خان خٹک صاحب۔جی۔

* 547۔ ملک قاسم خان خٹک: کیاوزیر لائیوسٹاک ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کرک کے گاؤں محبتی کلہ اور گاؤں کمالی زرہ خیل میں سول وٹرنری ڈسپنسریاں تھیں جو کہ کئی سالوں کے بعد بند کر دی گئیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسپنسری کمال خیل کو گزشتہ مالی سال 08-2007 کے دوران کھول دیا گیااور ڈسپنسری محبتی کلہ بدستور بند ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ محبتی کلہ کے زیادہ تر لوگوں کا روزگار گلہ بانی ہے اور بر وقت علاج کی سہولت میسر نہ ہونے پر وہاں کے غریب عوام کو بہت زیادہ نقصان کا اندیشہ ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت سول وٹرنری ڈسپنسری محبتی کلہ کو کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب تک، تفصیل فراہم کی جائے گی؟

حاجی ہدایت اللہ خان(وزیرامور حیوانات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ گاؤں محبتی کلہ اور گاؤں کمالی زرہ خیل میں مالی سال 96-1995 کے دوران مذکورہ سول وٹرنری ڈسپنسریاں قائم کی گئی تھیں اور دونوں ڈسپنسریاں 30 جون 1997ء کو ترقیاتی عرصہ مکمل ہونے پر بند کر دی گئیں۔

(ب) جی نہیں، دراصل مالی سال 96-1995 میں ایک ترقیاتی سکیم 'صوبہ سرحد میں 80 وٹرنری ڈسپنسریوں کا قیام' عرصہ دوسال کے لئے منظور ہوئی جس میں مذکورہ ڈسپنسریاں بھی شامل تھیں۔یہ سکیم مکمل ہونے کے بعد محکمہ فنانس ڈیپارٹمنٹ سے اس کی Current site پر جاری رکھنے کی استدعا کی گئی لیکن صوبے کی کمزور معاشی صورتحال کی وجہ سے منظوری نہ مل سکی جس کی وجہ سے یہ سکیم 30 جون 1997ء کو ختم ہو گئی، لہذا تمام 80 بشمول مذکورہ ڈسپنسریاں بند کر دی گئیں۔

(ج) حقیقت یہ ہے کہ محبتی کلہ کے زیادہ تر لوگوں کا روزگار گلہ بانی نہیں ہے، البتہ جہاں تک علاج معالجے کا تعلق ہے تو نزدیک گاؤں پلوسی اور وارانہ مسکان (جو محبتی کلہ اور گاؤں کمالی زرہ خیل سے 4 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہیں) میں دوڈسپنسریاں موجود ہیں جو علاج معالجہ کی سہولیات بہم پہنچارہی ہیں، لہذا غریب عوام کو کسی بھی نقصان کا اندیشہ نہیں ہوتا۔

(د) اس ضمن میں مطلع کیا جاتا ہے کہ محبتی کلہ میں ڈسپنسری کھولنے کیلئے فیزیبلٹی رپورٹ تیار کر کے ضلعی رابطہ آفیسر کرک کو اکتوبر 2008ء میں ارسال کی گئی ہے جس پر کام جاری ہے۔ انشاء اللہ منظوری مل جانے کے بعد محبتی کلہ میں وٹرنری ڈسپنسری کھول دی جائے گی۔

جناب سپیکر: څه بل سپلیمنټری سوال پکښے شته جی؟

ملک قاسم خان خټک: نه جی، زه مطمئن یم، وزیر صاحب دومره ښه کار کوی، هغه ممبرانو سره تعاون کوی۔ انشاء الله وزیر اعلیٰ به جوړ شی۔

Mr. Seaker: Thank you. Muhammad Zamin Khan, Not present, Mohtarama Meher Sultana Bibi. Not prsent, Again Mohtrama Meher Sultana, Not prsent, Muhammad Javed Khan Abbasi Sahib.

* 617۔ جناب محمد جاوید عباسی: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایوب میڈیکل کمپلیکس ایبٹ آباد میں 2007 تا 2009 کلاس فور ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ عرصہ کے دوران بعض ملازمین کو نوکریوں سے برطرف کیا گیا ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ایوب میڈیکل کمپلیکس ایبٹ آباد میں مذکورہ عرصہ کے دوران کل کتنے کلاس فور ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں;

(ii) کس پالیسی کے تحت بعض ملازمین نوکریوں سے فارغ کئے گئے ہیں;

(iii) برطرف کئے گئے ملازمین کے نام اور ان کی سکونت کے بارے میں تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، یہ بات درست ہے کہ کچھ کلاس فور کو نوکریوں سے برطرف کیا گیا۔

(ج) (i) 2007 سے لے کر 2009 تک کل 49 کلاس فور بھرتی کئے گئے ہیں۔

(ii) مندرجہ ذیل وجوہات و پالیسی کی بناء پر کچھ کلاس فور ملازمین کو برطرف کیا گیا ہے:

(1) تقرر نامے مجاز اتھارٹی کے حکم سے جاری نہیں کئے تھے اس لئے ان کا تقرر متنازعہ تھا اور ساتھ ہی عدالت نے حکم امتناعی بھی جاری کیا ہوا تھا۔

(2) برطرف شدہ ملازمین حکومت کی طرف سے لگائی گئی پابندی کے دوران بھرتی کئے گئے تھے۔

(3) تقرر نامے سلیکشن کمیٹی کی سفارش کے بغیر جاری کئے گئے۔

(4) بھرتی کئے گئے ملازمین کی حاضری رپورٹ مجاز اتھارٹی نے قبول نہیں کی۔

(5) یہ ملازمین بدنیتی کے تحت بھرتی کئے گئے۔

(iii) برطرف کئے گئے ملازمین کے نام اور ان کی سکونت کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ملازمین کا نام و پتہ	عہدہ	تاریخ بھرتی
1	فیصل خان ولد گوہر الرحمن ساکن محلہ کنج چونا کاری نواں شہر ایبٹ آباد	اوٹی اٹنڈنٹ	22-09-2008
2	ساجد عباسی ولد مختیار سکنہ میر احسنہ ڈاکخانہ نگری ٹوٹیال ایبٹ آباد	کک، باورچی	25-09-2008
3	گل ضمیر ولد محمد ہارون گاؤں وڈاکخانہ میرپور خرد ایبٹ آباد	وارڈ بوائے	22-09-2009
4	ضمیر گل جدون ولد صفدر میر اسکنہ مندروچھ ڈاکخانہ نواں شہر ایبٹ آباد	STB	26-09-2009
5	عبدالوحید ولد محمد رفیق سکنہ گاؤں نلہ سربھنہ ایبٹ آباد	ڈش واشر	22-09-2008
6	محمد ابراہیم ولد محمد سلیمان سکنہ گاؤں بٹہ کیری ڈاکخانہ نگری بالا ایبٹ آباد	سیکورٹی گارڈ	25-092008
7	محمد زاہد ولد یوسف سکنہ گاؤں تھائی بگنوترا ایبٹ آباد	سیکورٹی گارڈ	25-09-2008
8	محمد ثاقب ولد محمد الیاس سکنہ گاؤں کرڑلال ڈاکخانہ بحالی ایبٹ آباد	سیکورٹی گارڈ	25-092008

22-09-2008	سیکورٹی گارڈ	محمد ماجد ولد غضنفر سکنہ گاؤں وڈا کھانہ شیخ البانڈی ایبٹ آباد	9
22-09-2008	سیکورٹی گارڈ	فہد خان ولد ظہور سکنہ گاؤں وڈا کھانہ شیخ البانڈی ایبٹ آباد	10
25-09-2008	سیکورٹی گارڈ	مصطفی ولد سرور خان سکنہ گاؤں کروالہ نگری بالا ایبٹ آباد	11
25-09-2008	وارڈبوائے	قاضی یاسر ولد قاضی مشتاق سکنہ جھنگی قاضیاں ایبٹ آباد	12

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! میں چاہتا تھا کہ اس طرح کا جواب ہاؤس میں آئے اور ہاؤس کو پتہ چل جائے کہ حکومت کا میرٹ کیا ہے اور حکومت اپوائنٹمنٹس کس طرح کرتی ہے؟ جب نشاندہی ہو جاتی ہے تو لوگوں کو نکال لیتی ہے۔ جناب سپیکر، میں آج اپنی کوئی بات نہیں کروں گا۔ میں ان کا جواب پڑھوں گا لیکن جناب بلور صاحب جب توجہ دیں گے تو تب جناب۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: واہ بشیر بلور صاحب! آپ کی توجہ ذرا چاہتا ہے، اب آپ ادھر ہی بیٹھ جائیں خیر ہے۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ اصل میں جواب آپ نے دینا ہے۔ نہیں سر! آپ کا کوسچن ہے، جواب دینا ہے۔ میں سر، وہ جواب جو آیا ہے آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں، کوسچن ہے میرا 617 جناب۔ جناب سپیکر، میں نے یہ پوچھا تھا کہ یہ ملازمین کب رکھے گئے ہیں، کس نے رکھے اور کس طرح نکالے گئے تھے؟ جو جواب آتا ہے جناب سپیکر، آپ اس پر توجہ ڈالیں، یہ کتنا دلچسپ جواب دیتے ہیں۔ مندرجہ ذیل وجوہات و پالیسی کی بنیاد پر کچھ ملازمین کو برطرف کیا گیا ہے۔ تقررنامے مجاز اتھارٹی کے حکم سے جاری نہیں کئے گئے تھے نمبر 1۔ نمبر 2 جناب سپیکر، لکھتے ہیں برطرف شدہ ملازمین حکومت کی طرف سے لگائی گئی پابندی کے دوران بھرتی کئے گئے ہیں، میں اس کو دوبارہ پڑھتا ہوں، برطرف شدہ ملازمین حکومت کی طرف سے لگائی گئی پابندی کے دوران بھرتی کئے گئے ہیں جناب سپیکر، نمبر 3 تقررنامے سلیکشن کمیٹی کی سفارش کے بغیر جاری کئے گئے ہیں اور جناب سپیکر، چوتھی Reason دیتے ہیں کہ بھرتی کئے گئے ملازمین کی رپورٹ

مجاز اتھارٹی نے قبول نہیں کی ہے اور سب سے خوبصورت جواب انہوں نے نمبر 5 میں دیا ہے کہ یہ ملازمین بدنیتی کی بنیاد پر بھرتی کئے گئے تھے جناب سپیکر، یہ خود کہتے ہیں۔ اب جناب سپیکر، میں صرف یہاں یہ بات Establish کرنا چاہ رہا تھا کہ یہ جواب آگیا ہے کہ یہ ملازمین اتنی بڑی تعداد میں بھرتی کئے گئے ہیں، ان کو تنخواہ دیتے رہے ہیں اور اس کے بعد ان کو نکال دیا گیا ہے۔ نکالا اس وقت گیا تھا جب ہم نے اسمبلی میں پوائنٹ آؤٹ کیا ہے اور یہ جواب آپ دیکھیں، جو انہوں نے خود کہا ہے کہ ہم نے پالیسی کی Violation کی ہے، انہوں نے خود کہا ہے کہ مجاز اتھارٹی کے حکم کے بغیر ہم نے بھرتی کئے ہیں، انہوں نے خود کہا کہ یہ ملازمین بدنیتی کی بنیادوں پر بھرتی کئے گئے تھے، ان لوگوں کے خلاف جناب سپیکر، سخت ایکشن ہونا چاہیئے تھا۔ مجھے حکومت کیطرف سے یقین ہے کہ یہ نہ صرف کمیٹی کے حوالے کرے بلکہ اس کیلئے سپیشل کمیٹی Constitute کی جائے اور بتایا جائے اور ہم نے ان سے پوچھا کہ ملازمین کی لسٹ دیں، جناب سپیکر، میں ابھی بات کر رہا ہوں اور میرا سپیکر بند کر دیا گیا ہے۔۔۔۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> جناب قلندر لودھی صاحب۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> میں تو ابھی بات۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہں جی؟

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> ابھی میں نے بات بھی ختم نہیں کی تھی کہ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، آپ تقریر کر رہے ہیں، تقریر کی ضرورت تو میرے خیال میں نہیں ہے۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر، یہ تو بہت ہی اہم ایشو ہے اور اس پر مجھے بولنے کی اجازت دی جائے۔ جناب سپیکر، جب خود اعتراف کیا جا رہا ہے کہ ان بھرتیوں میں بے قاعدگی ہوئی ہے اور جناب سپیکر، جب بے قاعدگی ہوئی ہے اور مجاز اتھارٹی کے حکم کے بغیر حکم نامے جاری کئے جا رہے ہیں، سلیکشن کمیٹی کی سفارشات کے بغیر تقرر نامے جاری کئے گئے ہیں تو پھر ایسی صورت میں تو ہمارا خیال ہے کہ اس ایم ایس اور چیف ایگزیکٹیو کو فوری طور پر معطل کر کے یہاں پیش کیا جائے کہ کتنی بڑی انہوں نے Violation کی ہے اور گورنمنٹ سے۔۔۔۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر!۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> قلندر لودھی صاحب، ضمنی سوال۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میرا اس میں ضمنی یہ ہے کہ یہ تو آپ نے بھی سن لیا اور ہم نے بھی سن لیا اور پڑھ بھی لیا کہ جو پانچ جواب انہوں نے دیئے ہیں، انہوں نے تو رولز کی اتنی Violation کی ہے، وہ تو آپ خود مجھ سے زیادہ بہتر جان سکتے ہیں۔ میری آپ سے یہ ریکویسٹ ہے کہ آپ کوئی ایسی رولنگ دیں تاکہ کوئی ایسی حکمت عملی اختیار کی جائے کہ اس گورنمنٹ کا Point of view واضح ہو جائے اور ہمیں یقین ہو کہ اس کے متعلق گورنمنٹ اپنا کوئی ارادہ رکھتی ہے کہ ان پر کوئی ایکشن لے گی یا یہ مذاق لگا رہے گا؟ ہر ڈیپارٹمنٹ اپنی مرضی سے جواب دے گا، جس طرح مرضی ہے تو اس کا جواب۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب، مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، میں تو محکمے کا شکریہ ادا کروں گا کہ انہوں نے سچ کہا ہے اور سچ کے سوا کچھ نہیں کہا۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے زبردستی ان ملزموں کو اور مجرموں کو چھپایا نہیں ہے، میں تو یہ کہوں گا کہ انہوں نے یہ جرات کی ہے کہ ایوان کے سامنے سچ بات آئی ہے۔ میں صرف یہ ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ جب کوئی آدمی اس طرح جرات کر کے اتنا بڑا Blunder کرتا ہے تو اس کی سزا کیا ہے یا اس کا حل کیا ہے، اس کو کینسل ہونا چاہیئے یا نہیں ہونا چاہیئے؟

جناب عنایت اللہ خان جدون: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جدون صاحب۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر، ایک تو یہ ہے کہ جو لسٹیں Provide ہوئی ہیں، صرف اس میں بارہ آدمیوں کے نام دیئے گئے ہیں، باقی 37 آدمیوں کا کچھ پتہ نہیں ہے کہ وہ کون ہیں؟ دوسرا یہ کہ جو کچھ یہ خود مان رہے ہیں تو ایک تو مجاز اتھارٹی کون تھی؟ کیا ایم سی یا چیف ایگزیکٹیو تھا اور اگر ان میں سے جو بھی مجاز اتھارٹی تھی، اس نے اگر غیر قانونی طریقے پہ بھرتی کی ہے تو اس کے خلاف ابھی تک کیا Disciplinary action گورنمنٹ کی طرف سے لیا گیا ہے اور یہ کس کی طرف سے کی گئیں اور کس نے یہ کی ہیں؟ یہ بھی ہمیں پتہ چلے۔

جناب سپیکر: ٹریژری بنچز کی طرف سے، Ji,honourable Minister Liaqat Shabab Sahib On behalf of Health Minister.

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): شکریہ، جناب سپیکر۔ جیسے میرے معزز دوستوں نے کوئسچن کیا ہے جی، اس میں جواب کلیئر کٹ لکھا ہے کہ اس میں، جیسے مفتی صاحب نے فرمایا ہے کہ کوئی ایسی ڈھکی چھپی بات یہاں پہ ڈیپارٹمنٹ نے نہیں کی بلکہ جو Facts ہیں وہ سامنے رکھے ہیں اور اس وقت جو بھی چیف ایگزیکٹو تھا جی، جس کی وجہ سے یہ ہوئیں تھیں، اسے وہاں سے ہٹا دیا گیا ہے اور چونکہ یہ تقرریاں غیر قانونی طریقے سے ہوئی تھیں اور اس کے Against ہائی کورٹ میں بھی کیس گیا تو انہوں نے بھی Stay دیا تھا، سلیکشن کمیٹی کی یہ سفارشات بھی نہیں تھیں، اسی وجہ سے ان تمام لوگوں کو وہاں سے Remove کر دیا گیا ہے اور وہاں پہ اس وقت جس اتھارٹی نے یہ کئے تھے، اسے بھی اس ہاسپٹل سے Remove کر دیا گیا ہے جی۔

جناب سپیکر: جناب پرویز احمد خان، پرویز احمد خان۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! یہ بات جو ہوئی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی آپ کیا چاہتے ہیں؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب، اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ وہاں پر پتہ چل سکے۔ جناب سپیکر، ادھر اتنا بڑا گھپلا ہوا ہے اور سینکڑوں لوگوں کے ساتھ دھوکہ کیا ہے اور یہ اس کو چھپا رہے ہیں۔ یہ حقیقت کا اگر یہی طریقہ ہے تو پھر تو ہم کوئسچن پوچھنا چھوڑ دیں گے۔ یہ ہونا چاہیئے تھا کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کمیٹی کے سپرد کیا جائے؟

وزیر آبکاری و محاصل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، لیاقت شباب صاحب۔

وزیر آبکاری و محاصل: جناب سپیکر! ہمارے معزز دوست بیرسٹر جاوید عباسی صاحب ہمیں پتہ ہے کہ بہترین مقرر ہیں لیکن کم از کم جب ایک چیز سامنے آتی ہے تو Appreciate بھی کیا جائے کہ جو Facts ہیں، وہ ہم آپ کے کوئسچن کے Answer میں لا رہے ہیں اور آپ کو بتا رہے ہیں جی کہ جس اتھارٹی نے یہ کی تھیں تو اسے وہاں سے Remove کر دیا گیا ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، یہ مان لیا گیا ہے کہ وہاں پہ گھپلا ہوا ہے اور اس مسئلے کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے تو پتہ چل سکے کہ یہ کس نے کیا اور کیسے ہوا اور اس کے پیچھے کیا محرکات کار فرما تھے؟ یہ تو کوئی بات نہ

ہوئی کہ اتنی بڑی غلطی کی گئی اور وہاں سے ان کو ہٹا کر کہیں کہ اور لگا دیا گیا؟ یہ مسئلہ کمیٹی میں جاتا اور وہاں پر تحقیقات ہوتیں کہ کتنا بڑا گھپلا کیسے ہوا اور کمیٹی کی سفارشات کو کیسے پس پشت ڈالا گیا۔

وزیر آبکاری و محاصل: ابھی سر، گزارش یہی ہے کہ جیسے میرے جاوید بھائی الزام لگا رہے ہیں، یہ تو بہت آسان کام ہے کسی پہ الزام لگانا جی، دیکھیں جی، اگر ان کے پاس کوئی ایسا پروف ہے تو میں یقین دہانی دلاتا ہوں کہ اس کے Against کارروائی ہوگی اور سخت کارروائی ہوگی، اگر یہ وہ پروف لے آئیں جیسا کہ یہ فرما رہے ہیں، اس August House میں جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، آپ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں، وہاں پہ پتہ چل جائے گا، کمیٹی اس کو دیکھ لے گی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may stand up before their seats? Count down please.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: Now those against may stand up before their seats? Count down please.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The ‘Noes’ have it; the Question could not be referred to the concerned Committee. Parvez Ahmad Khan Sahib.

* 673۔ جناب پرویز احمد خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دیہی مراکز صحت اور بنیادی مراکز صحت کو چلانے کیلئے الگ محکمہ بنایا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ پہلے دیہی مراکز صحت اور بنیادی مراکز صحت ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کے زیر نگرانی کام کرتے تھے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ علیحدہ ادارے کے قیام سے حکومت کے اخراجات کافی بڑھ گئے ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ مراکز صحت ڈسٹرکٹ آفیسر کے ماتحت کرنے اور فنڈ کو ضائع ہونے سے بچانے کیلئے اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز دیہی اور بنیادی صحت کے لئے سالانہ کتنا فنڈ دوائیوں اور مرمت کیلئے مختص کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی (وزیر صحت): (الف) جی نہیں، بلکہ گیارہ اضلاع پشاور، نوشہرہ، مردان، صوابی، کوہاٹ، کرک، دیر بالا، چترال، ہری پور، ملاکنڈ اور چارسدہ کے بنیادی مراکز صحت ایک معاہدہ کے تحت سرحد رورل سپورٹ پروگرام کے زیر نگرانی دیئے گئے ہیں تاکہ ان کی کارکردگی کو بہتر بنایا جاسکے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی نہیں، صوبائی حکومت کے اخراجات پر کوئی اضافی بوجھ نہیں ڈالا گیا، جو اضافی عملہ پراجیکٹ کے تحت بھرتی کیا گیا ان کی تنخواہ مرکزی حکومت ادا کرتی ہے۔

(د) حکومت اس وقت Peoples Primary Health Care Initiative پروگرام کا تجزیہ کرا رہی ہے جس سے اس پراجیکٹ کے نتائج کے بارے میں صحیح معلومات حاصل ہوں گی۔ محکمہ صحت اس تجزیہ کی بنیاد پر اس پراجیکٹ کو جاری رکھنے یا نہ رکھنے کے بارے میں فیصلہ کرے گی، نیز دیہی اور بنیادی مراکز صحت کیلئے سالانہ فنڈ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	مختص شدہ فنڈ	برائے
2008-09	242.700 ملین	دوائیوں کیلئے
2009-10	266.970 ملین	دوائیوں کیلئے
2008-09	229.884 ملین	مرمت کیلئے
2009-10	216.552 ملین	مرمت کیلئے

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب پرویز احمد خان: جناب سپیکر! دا یو سپلیمنټری دے نور خو د ظاهر علی شاه په وجه باندے د هیلتھ ډیپارټمنټ کار ډیر په میریټ او ډیر په ښه بنیاد باندے روان دے خو صرف زما ضمنی دا یو دغه دے چه دوئ کوم جوابونه راکړی دی، یو پوټے په دیکښے ځائے په ځائے یا دوئ غلط شوی دی یا پرے مونږ سم نه یو پوهه شوی، جناب والا، په هره ضلع کښے د دوئ ای ډی او نه علاوه پی پی ایچ سی آئی، مونږه دا د کوئسچن په دغه کښے راوستے دے چه یره دویم څه دغه شته

دے نو پہ دیکښے دا پی پی ایچ سی آئی، د ضلعے گورنمنټ یو خپل دغه جوړ کړے دے او د هغے پہ کروړونو روپئ فنډونه راځی او پته نه لگی چه د کوم ځائے نه راځی او څنگه طریقے سره دا استعمالیږی؟ آیا دا ولے د ای ډی او هیلتھ پہ دسترس کښے نه دی؟ اکثر اپوائنټمنټس هغوی پہ خپل بنیاد باندے کوی نو زما دا گزارش دے چه دوئ کوم جواب راکړے دے چه که ظاهر علی شاه صاحب موجود وے نو هغوی به پہ دے باندے مونږه مکمل پوهه کړی وو چه دا دویم ډیپارټمنټ پکښے څنگه لگیا دے او دا د چا Under دے او د دے ټرانسفر څوک کوی؟-----

<u>جناب سپیکر</u>: اوس تاسو څه غواړئ؟

<u>جناب پرویز احمد خان</u>: زه دا غواړم جی چه دا مونږ ته کلیئر شی چه دا پی پی ایچ سی آئی د-----

<u>جناب سپیکر</u>: هغوی خو اوس نشته دے نو ډیفر ئے کړو که دغه ئے کړو؟

<u>جناب پرویز احمد خان</u>: دا لږ پینډنگ اوساتئ جی نو هغوی به مونږ پہ دے باندے پوهه کړی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی لیاقت شباب صاحب یاٹریژری بنچز کی طرف سے
On behalf of Health Minister.

<u>وزیر آبکاری و محاصل</u>: On behalf of Health Minister سر، میرے معزز بھائی نے جو کوسچن Raise کیا اور جس کی وضاحت یہ چاہ رہے ہیں، Actually یہ پی پی ایچ سی آئی جو ہے، یہ ہماری گورنمنٹ کے ساتھ ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے جی، پراونشل گورنمنٹ کے ساتھ، یہ ستمبر 2005ء میں فیڈرل گورنمنٹ نے ایک Decision لیا تھا جس کے تحت یہاں پر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا ایک Agreement ہوا ہے ایس آر ایس پی کے ساتھ اور یہ پی پی ایچ سی آئی جو ہے، یہ ایس آر ایس پی کی Implementing، ان کی پارٹنر شپ ہے تو یہ ان کے Behalf پر کام کرتی ہے ہم اس پر کام نہیں کر رہے جی۔ ہمارا جو Agreement ہے، وہ ایس آر ایس پی کے ساتھ ہوا ہے اپنے صوبہ خیبر پختونخوا میں، تو لہذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ چیز میرے معزز رکن کو کلیئر ہو گئی ہو گی، جو یہ وضاحت مانگ رہے تھے اور اس کے علاوہ بھی میں یہ کلیئر کر دوں جی کہ جتنا بھی Agreement ہوا ہے ہمارے ساتھ تو اس میں جتنی

بھی بھرتی ہوئی تواس کی ہم پر کوئی Liabilities نہیں ہیں پراونشل گورنمنٹ پر،ان کے وہ تمام جو خرچے ہیں جو Salaries ہیں، وہ بھی فیڈرل گورنمنٹ ان کو Pay کرتی ہیں بلکہ وہ ہمیں Facilitate کر رہے ہیں اس صوبے میں۔

Mr. Speaker: Mohtarama Uzma Khan. Question No? Ji, Mohtarama Uzma Khan.not present, Mr. Khushdil Khan Sahib. not present, Mohtarama Noor Sahar Sahiba, not present, Zarqa Bibi, Mohtarama Zarqa Bibi. not present, Muhammad Ali Khan Sahib.Question No.509.

* 509۔ جناب محمد علی خان: کیاوزیر ورکس اینڈ سروسز ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل شبقدر اور تحصیل تنگی میں ایم پی ایز کے حلقوں میں حکومت صوبہ سرحد نے 08-2007 اور 09-2008 میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی منظوری دی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولوں کے ٹینڈرز انہی دنوں میں ہوئے تھے جب اخبارات میں شائع ہوئے تھے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اخبارات میں اشتہارات اوران کنٹریکٹروں کے نام جن کو کنٹریکٹس دیئے گئے تھے، کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیراعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) اخبارات میں اشتہارات اور ان کنٹریکٹروں کے نام جن کو کنٹریکٹس دیئے گئے تھے، کی مکمل تفصیل فراہم کی گئی ہے۔

جناب محمد علی خان: Satisfy ہوں جی۔

جناب سپیکر: Satisfied، شکریہ۔ ملک قاسم خان خٹک صاحب، سوال نمبر څه دے جی؟

ملک قاسم خان خٹک: کوئسچن نمبر 552۔

جناب سپیکر: جی 540؟

ملک قاسم خان خٹک: جی 552۔

جناب سپیکر: نه جی، مخکښې دا 540 دے جی، 540 دا دے؟

ملک قاسم خان: نه جی، 552 دے۔

جناب سپیکر: 552 د دے نه مخکبنے دا بل هم ستاسو دے 540، مونږ خو اوس دا اغستے دے ، دا تاسو سره شته دے که نشته دے ؟Okay 552-

* 552۔ ملک قاسم خان خٹک: کیاوزیر ورکس اینڈ سروسز از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے یکم جنوری 2006 سے 31 دسمبر 2007 تک ضلع کرک میں آبنوشی، سڑکوں، اور دیگر شعبہ جات میں سکیمیں دوبارہ تعمیر (Rehabilitation) کی گئی ہے جبکہ دوسرے محکموں کی Rehabilitation والی سکیموں کا جواب متعلقہ محکمے ہی دے سکتے ہیں۔

(ب) مذکورہ Rehabilitation programme کا اے ڈی پی کے ایک مخصوص سکیم بنام Rehabilitation of WSS Takhti Nasrati اے ڈی پی نمبر 303/60305 اپنے تخمینہ لاگت 4,19,40,000 روپے منظور کی گئی تھی جو کہ مکمل ہو چکی ہے، تفصیل درج ذیل ہے۔

REH. WSS:TAKHTI NASRATI DISTT: KARAK PF-41
ADPNo.303/60305(TOTAL 16-NOS SCHEMES IN PF -41)

1	WSS? Khada Banda /payan
2	WSS: Kaski Banda
3	WSS: Zarki Nasratti
4	WSS: Alwar Banda
5	WSS: Hazrat Gul jarasi
6	WSS: Shaidan banda
7	WSS: Qurshan Banda
8	WSS: Kara Khel Chowkara
9	WSS: Darsha Khel
10	WSS: Shawa Nasratti
11	WSS.Infiltration Gallery Takhti Nasratti
12	Infiltration gallery / Shadi Khel
13	Infiltration gallery Serkai
14	Infiltration gallery Garange Siraj Khel
15	Infiltration gallery Shadi Khel
16	WSS: Kashmari Banda Samar din Chowkara

جناب سپیکر: څه سپلمنټری سوال پکښے شته دے ؟

ملک قاسم خان خٹک: نه جی مطمئن یمه۔

Mr. Speaker: Okay.

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

548۔جناب محمد زمین خان: کیاوزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ محکمہ زراعت صوبہ بھر میں زرعی زمینوں کو پانی کے کٹاؤ وبہاؤ سے بچانے کا پروگرام چلارہاہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ پروگرام کے تحت صوبہ بھر میں 2002ء سے لیکر 2007ء تک کل کتنے اخراجات ہوئے ہیں، حلقہ وار تفصیل فراہم کی جائے؟

ارباب محمد ایوب جان(وزیر زراعت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت کی شاخ، تحفظ اراضیات صوبہ بھر میں زرعی زمینوں کو پانی کے کٹاؤ وبہاؤ سے بچانے کے پروگرام چلارہاہے۔

(ب) چونکہ اخراجات کا تخمینہ ضلع وار لگایا جاتا ہے اسلئے محکمہ حلقہ وار تفصیل پیش کرنے سے قاصر ہے۔تاہم اس پروگرام کے تحت 2002ء سے لیکر 2007ء تک ضلع وار اخراجات کی تفصیل فراہم کی گئی۔

566۔محترمہ مہر سلطانہ: کیاوزیر لائیوسٹاک وامداد باہمی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ (ایم آر ڈی پی) پراجیکٹ کے تحت لائیو سٹاک ریسرچ اینڈ ڈیویلپمنٹ ڈائریکٹریٹ نے انگوراگوٹ فارم کیلئے کروڑوں روپے کی زمین خریدی گئی ہے؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ زمین موضع عالم گنج تحصیل چارباغ، ضلع سوات میں ایک پراپرٹی ڈیلر نے ڈیڑھ روپے فی فٹ جبکہ ڈائریکٹریٹ لائیوسٹاک ریسرچ اینڈ ڈیویلپمنٹ صوبہ سرحد نے بارہ روپے فی فٹ کے حساب سے یہ زمین خریدی تھی جس سے حکومت کو کروڑوں روپے کا نقصان دیاگیاہے؛

(ج) آیایہ بھی درست ہے کہ اس پراجیکٹ میں اسی افراد کو مختلف گریڈوں میں بشمول ڈاکٹر اور دیگر عملہ بغیر کسی میرٹ کے تعینات کیاگیا جبکہ نہ بکریاں خریدی گئیں اور نہ ہی فارم موجود ہے؛

(د) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ زمین اب بھی مالکان کے قبضے میں ہے اور حکومت کے نام منتقل نہیں ہوئی؛

(ہ) آیایہ بھی درست ہے کہ جناب معتمد زراعت نے اس بے قاعدگی پر انکوائری کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی لیکن سوات میں امن وامان کو خرابی کی وجہ بناکر مذکورہ انکوائری ابھی تک مکمل نہیں کی گئی ہے؛

(و) اگر (الف) تا (ہ) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ بے قاعدگیوں کی تحقیقات کرانے کا اور ملوث افراد کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

حاجی ہدایت اللہ خان (وزیر امور حیوانات): (الف) یہ درست ہے کہ ضلع سوات میں لائیو سٹاک ریسرچ اینڈ ڈیویلپمنٹ سٹیشن بنانے کیلئے عالم گنج چار باغ میں زمین خریدی گئی تھی تاکہ تحقیقی عملہ ملاکنڈ ڈویژن میں موجودہ ناکارہ اور غیر معیاری جانوروں پر تحقیق کر کے ان کی پیداوار کو معیاری اور بہتر بنایا جائے اور ساتھ جانوروں کیلئے مزید چارے اور خوراک کا بندوبست کیا جا سکے کیونکہ ملاکنڈ ڈویژن میں زمینداروں کا زیادہ تر انحصار بھیڑ بکریوں کے پالنے پر ہوتا ہے، لہذا بکریوں کی موجودہ نسل کو مزید بہتر اور زیادہ پیداواری بنانے کیلئے کشمیری نسل کی بکریاں باہر سے منگوانے کا پروگرام تھا جس کیلئے ملاکنڈ رورل ڈیویلپمنٹ پروگرام نے ایشین ڈیویلپمنٹ بینک کی منظور شدہ رقم سے فنڈز مہیا کرنے کی ذمہ داری لی تھی بد قسمتی سے ملاکنڈ رورل ڈیویلپمنٹ پروگرام پراجیکٹ اپنے میعاد سے پہلے بند کیا گیا۔ فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے آسٹریلیا سے انگورا گوٹ (کشمیری گوٹ) نہیں منگوائی جا سکیں۔ اس سٹیشن کو دوبارہ فعال بنانے کیلئے امسال محکمہ کے ترقیاتی پروگرام میں ایک سکیم تیار کی گئی تھی، جو کہ PDWP فورم کے سامنے مورخہ 17-01-2009 کو رکھی گئی تھی، لیکن سوات میں امن وامان کے مسائل کی وجہ سے سکیم التواء میں رکھی گئی۔ محکمہ کی کوشش ہے کہ جونہی امن وامان کا مسئلہ حل ہو جائے تو اس سکیم پر عمل درآمد کیلئے دوبارہ مجاز فورم کے سامنے اسکو منظوری کیلئے پیش کیا جائے گا۔

(ب) یہ سراسر غلط اور بے بنیاد ہے کہ پراجیکٹ کیلئے 321 کنال اراضی موضع عالم گنج چار باغ ضلع سوات کے مقام پر ملاکنڈ رورل ڈیویلپمنٹ پروگرام نے ڈسٹرکٹ ریونیو آفیسر سوات کی وساطت سے پراجیکٹ ڈائریکٹر ملاکنڈ رورل ڈیویلپمنٹ پروگرام اور ڈائریکٹر لائیو سٹاک ریسرچ اینڈ ڈیویلپمنٹ صوبہ سرحد پشاور اور سیکرٹری زراعت صوبہ سرحد کی مقررہ کمیٹی برائے سائٹ سلیکشن کی نشاندہی پر -/9 روپے فی فٹ کے حساب سے حقیقی مالکان سے خریدی ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے کہ اس پراجیکٹ میں 80 افراد کو مختلف گریڈوں بشمول ڈاکٹرز اور دیگر عملہ بغیر کسی میرٹ کے تعینات کئے گئے تھے۔ بلکہ اس پراجیکٹ میں کل 52 افراد بشمول 12 افسران اور 40 دیگر عملہ قواعد وضوابط رکھتے ہوئے میرٹ پر بھرتی کئے گئے تھے۔ جنہوں نے لائیو سٹاک پروڈکشن ایکسٹینشن بلڈنگ خوازہ خیلہ میں عارضی طور پر کام شروع کیا تھا اور اس دوران لائیو سٹاک ریسرچ اینڈ ڈیویلپمنٹ سٹیشن کیلئے کشمیری نسل کے بکرے خریدنے کی بھی کوشش کی گئی تھی لیکن ایشین ڈیویلپمنٹ بینک منیلا کی طرف سے پراجیکٹ کیلئے فنڈ مہیا نہ کرنے اور قبل از میعاد ختم ہونے پر لائیو سٹاک ریسرچ اینڈ ڈیویلپمنٹ

سٹیشن کے قیام اور تعمیر پر کام روک دیا گیا۔مزید یہ کہ اس عملے کا کام صرف فارم تک محدود نہیں تھا بلکہ ریسرچ سٹیشن چار باغ سوات کے عملے نے جانوروں کی پیداوار اور بیماریوں کے مختلف مسائل کے متعلق سروے کرانا، زمینداروں کو ضروری ٹریننگ کی فراہمی وغیرہ شامل تھے۔اس سلسلے میں ہمارے پراجیکٹ کے سٹاف ممبران نے CABI Islamabad کے ساتھ مل کر تندہی سے مختلف تحقیقی اور ترقیاتی امور سرانجام دیئے ہیں۔

(د) یہ درست نہیں، بلکہ متعلقہ زمین حکومت کے نام باقاعدہ منتقل ہو چکی ہے۔نوٹیفکیشن (No.5628-34/230/Acq.dated 08-11-2005)اور یہ کہ مذکورہ زمین پر محکمہ ہذا کا مکمل قبضہ ہے، تاہم سرکاری عملہ ضلع سوات میں امن وامان کے مسئلے کی وجہ سے زمین پر جانے سے قاصر رہا ہے۔

(ہ) یہ غلط ہے، ہمارے علم کے مطابق ایسی کوئی انکوائری کمیٹی تشکیل نہیں دی گئی ہے۔

(و) چونکہ کوئی بے قاعدگی ہوئی نہیں ہے لہذا محکمہ ہذا انکوائری کی ضرورت محسوس نہیں کرتی۔

568۔ محترمہ مہر سلطانہ: کیا وزیر لائیو سٹاک ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹریٹ لائیو سٹاک، ریسرچ اینڈ ڈیویلپمنٹ کے ماتحت پشاور سے تقریباً 20 کلو میٹر دور لائیو سٹاک ریسرچ اینڈ ڈیویلپمنٹ کے نام سے ایک فارم بمقام سوڑیزئی بنایا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس فارم کی زمین کئی سال پہلے خریدی گئی تھی لیکن تاحال حکومت کا پوری زمین پر قبضہ نہ ہو سکا؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فارم میں ملازمین کیلئے بنگلے اور کوارٹرز بھی بنائے گئے ہیں؛

(i) مذکورہ فارم میں آفیسرز اور ماتحت عملے کی تعداد بتائی جائے؛

(ii) مذکورہ فارم میں بنگلوں اور کوارٹرز کی تعداد بتائی جائے اور مذکورہ بنگلوں اور کوارٹرز میں جن افسران اور ماتحت عملہ نے رہائش اختیار کی ہے، ان کے نام اور عہدوں کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) آیا یہ خبر درست ہے کہ مذکورہ بنگلوں پر شرپسندوں اور مفروروں کا قبضہ ہے؟

حاجی ہدایت اللہ خان (وزیر امور حیوانات، لائیو سٹاک وامداد باہمی): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ ڈائریکٹریٹ آف لائیو سٹاک ریسرچ اینڈ ڈیویلپمنٹ صوبہ سرحد کے ماتحت پشاور سے تقریباً 20 کلو میٹر

دور لائیوسٹاک ریسرچ اینڈ ڈیویلپمنٹ سٹیشن کے نام سے ایک فارم بمقام سوڑیزئی کئی دہائیوں سے موجود ہے۔

(ب) ہاں، یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فارم کیلئے 178 ایکڑ 2 کنال زمین 1978ء میں بغرض حصول اراضی خریدی گئی تھی اور یہ کہ پوری زمین پر حکومت کا مکمل قبضہ ہے۔ دو مالکان مسمیان میاں عنایت الرحمن ولد میاں فضل الرحمن اور میاں صادق الرحمن ولد میاں ہدایت الرحمن ساکنان موسیٰ زئی نے صرف خسرہ نمبر 8470/5777 پر دعویٰ دائر کیا ہوا ہے جس کا حجم تقریباً 25 کنال ہے جس کیلئے عدالت نے کمیشن مقرر کیا ہوا ہے اور عنقریب اس کا فیصلہ ہو جائے گا۔

(ج) ہاں، یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فارم میں ملازمین کیلئے بنگلے اور کوارٹرز بنائے گئے ہیں۔

(i) 1۔آفیسرز کی تعداد: 04

2۔ماتحت عملے کی تعداد: 47

(نوٹ): چار افسران میں سے فی الحال فارم منیجر گریڈ۔17 کے علاوہ باقی تین پوسٹیں خالی ہیں، جن کو پر کرنے کیلئے پبلک سروس کمیشن کو کیس بھیجا گیا ہے۔ ان افسران کی بھرتی کیلئے انٹرویو کا مرحلہ مارچ واپریل 2009ء میں متوقع ہے جبکہ سینیئر ریسرچ آفیسر گریڈ۔18 کا عہدہ فی الحال ڈاکٹر سجاد احمد سینیئر ریسرچ آفیسر کو بطور اضافی چارج دیا گیا ہے۔

(ii) بنگلوں کی تعداد برائے افسران (گریڈ 16 تا 17): 04

کوارٹرز کی تعداد: 05

(1) ایک بنگلہ ڈاکٹر محمد ارشاد فارم منیجر کو الاٹ کیا گیا ہے جبکہ دوسرا بنگلہ جو کہ زلزلے کی وجہ سے شدید متاثر ہو چکا ہے، اس میں ظاہر محمد اپنی ذمہ داری پر رہائش پذیر ہے۔ باقی بنگلے پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی ہونے کے بعد ویٹرنری آفیسر گریڈ۔17 / ایگریکلچر آفیسر گریڈ۔17 کو الاٹ کئے جائیں گے۔ ایک بنگلے کو بطور ریسٹ ہاؤس استعمال کیا جاتا ہے جبکہ ایک بنگلہ زیادہ خراب ہونے کی وجہ سے قابل رہائش نہیں ہے۔

(2) تمام کوارٹرز ماتحت عملہ بشمول حیا خان ٹیکنیشن برائے مصنوعی نسل کشی، ذوالفقار ڈرائیور، نادر خان ڈرائیور، ظاہر شاہ چوکیدار اور گوہر علی مالی کو الاٹ کئے جا چکے ہیں۔

(iii) نہیں، یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ کسی بھی بنگلے پر شرپسندوں یا مفروروں کا قبضہ نہیں ہے اور مذکورہ فارم میں تمام ملازمین نہایت سکون کے ساتھ اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

689۔ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور میں ہشتنگری کے مقام پر میٹرنٹی ہسپتال میں روزانہ کثیر تعداد میں خواتین زچگی کی علاج کیلئے داخل کی جاتی ہیں لیکن سہولیات نہ ہونے کے برابر ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ محترم سید ظاہر علی شاہ صاحب، سابق وزیر صحت نے مذکورہ ہسپتال کے معائنہ کے دوران ہسپتال کی اپ گریڈیشن سے متعلق وعدہ بھی کیا تھا؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال کی آمدن سے ہسپتال میں تعینات ڈاکٹروں، نرسز، ٹیکنیشنز اور کلریکل سٹاف کو حصہ دیا جاتا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ ہسپتال میں 2006 تا 2008 کے دوران کل کتنی خواتین زچگی کی علاج کیلئے داخل کی گئی ہیں ،ماہانہ اور سالانہ کی بنیاد پر ہر سال کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ عرصہ کے دوران ہسپتال کے لیبارٹری، ایکسرے، اوپی ڈی، داخلہ فیس اور الٹرا ساؤنڈ کے مد میں کل کتنی آمدن حاصل ہوئی ہے۔ ہر شعبہ کی ہر سال کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) مذکورہ ہسپتال میں گریڈ 1 سے گریڈ 19 تک کل کتنی منظور شدہ آسامیاں ہیں ہر ایک کا نام، عہدہ ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iv) مذکورہ ہسپتال میں تعینات سٹاف کو ماہانہ کی بنیاد پر کل کتنی رقم کس شرح کے حساب سے دی گئی ہے، ہر ایک کا نام بمعہ عہدہ، رقم کی ماہانہ اور سالانہ کی بنیاد پر ہر سال کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؛

(v) آیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اور ناکافی سہولیات کے پیش نظر محترم وزیر صاحب کے ہسپتال کی اپ گریڈیشن سے متعلق اعلان پر عمل درآمد کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) میٹرنٹی ہسپتال میں ہر وہ سہولت موجود ہے جس کی مریض کو لیبر روم میں ضرورت ہو۔

(ب) جی ہاں، محترم سید ظاہر علی شاہ صاحب نے مذکورہ ہسپتال کا معائنہ کیا تھا دوران معائنہ مریضوں کو زیادہ سے زیادہ سہولیات اور مریضوں کا خاص خیال رکھنے کی تاکید کی تھی مگر اپ گریڈیشن کا کوئی وعدہ نہیں کیا تھا۔

(ج) جی ہاں۔

(د) (i) 2006 تا 2008 کی مکمل تفصیل فراہم کی گئی۔

(ii) تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	الٹراساؤنڈ	اوپی ڈی	ایکسرے	لیبارٹری
2006	165388	137859	26968	61502
2007	72060	151136	72060	11840
2008	223547	157409	16591	767291

(iii) گریڈ 1 تا 19 کے ملازمین کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(iv) نوٹیفیکیشن (No.SO.(B) Healt/10-12/03-04 dated.13-04-2005)

(v) مذکورہ ہسپتال میں زچہ وزچگی کی مکمل سہولیات میسر ہیں جس سے عوام کی بڑی تعداد مستفید ہو رہی ہے۔ مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے ایک اور ہسپتال (وومن اینڈ چلڈرن) جی ٹی روڈ پر تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا ہے جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

691۔ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت نے خیبر ٹیچنگ ہسپتال میں مختلف آسامیوں پر بھرتی کیلئے 6 جون 2009 کو اخباروں میں اشتہار دیئے تھے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) کتنی آسامیوں کیلئے اشتہار دیا گیا، تمام آسامیوں کی گریڈ وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ بھرتیاں کس طریقہ کار کے تحت کی گئیں، ٹیسٹ وانٹرویو کا مکمل ریکارڈ فراہم کیا جائے؛

(iii) کل کتنی آسامیوں پر بھرتیاں کی گئیں، بھرتی شدہ افراد کے نام، ولدیت، جائے سکونت، ڈومیسائل اور تعلیمی قابلیت کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) اشتہار روزنامہ (مشرق) مورخہ 6 جون 2009ء میں ملاحظہ ہو جس میں تمام آسامیوں کی تفصیل موجود ہے۔

(ii) جتنی بھرتیاں کی گئی ہیں، ان کیلئے ایسٹا کوڈ (Esta Code) میں موجودہ طریقہ کار کو اپنایا گیا ہے۔

(iii) پر کی جانی والی آسامیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(1) الیکٹرانکس انجینئر: کل امیدواروں کی تعداد چودہ ہے جن کا انٹرویو مورخہ 27-06-2009 کو لیا گیا اور مسماۃ سروش سردار خورشید انور سکنہ حویلیاں ایبٹ آباد کو خالصتاً میرٹ پر تعینات کیا گیا۔

(2) سیکورٹی آفیسر (فکسڈ تنخواہ): کل امیدواروں کی تعداد چھ ہے جن کا انٹرویو مورخہ 27-06-2009 کو لیا گیا اور میجر (ریٹائرڈ) محمد سیار خلیل ولد محمد ایاز خلیل ریگی للمہ پشاور کو میرٹ پر تعینات کیا گیا۔

(3) سیکورٹی شفٹ سپروائزر (فکسڈ تنخواہ): کل امیدواروں کی تعداد بارہ ہے جن کا انٹرویو مورخہ 27-06-2009 کو لیا گیا اور رحمان حسین ولد محمد حسین سکنہ گل بیلہ پشاور اور محمد یونس ولد شمس القمر سکنہ تاروجبہ نوشہرہ کو میرٹ کی بنیاد پر تعینات کیا گیا ہے۔ باقی آسامیاں چونکہ فیمیل جونیئر کلینیکل ٹیکنیشن (Under Training) کیلئے مختص کی گئی تھیں اسلئے اس پر کوئی بھرتی نہیں کی گئی۔

710۔ محترمہ نور سحر: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت صوبے کے تمام بڑے ہسپتالوں کو سالانہ فنڈز مہیا کرتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) گزشتہ تین سالوں کے دوران لیڈی ریڈنگ ہسپتال، خیبر ٹیچنگ ہسپتال اور حیات آباد میڈیکل کمپلیکس کو کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے؛

(2) 2009-10 کے دوران مذکورہ ہسپتال کو کل کتنا فنڈ دیا گیا ہے، نیز آیا حکومت مذکورہ ہسپتالوں کی بہتری کیلئے فنڈ میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر صحت: (الف) جی ہاں۔

(ب) (1) فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2008-09	2007-08	2006-07	ہسپتال کا نام
69,31,83,440	63,73,06,690	51,75,54,984	لیڈی ریڈنگ ہسپتال
3150,74,500	26,48,84,710	20,47,85,265	حیات آباد میڈیکل کمپلیکس
52,77,58,050	47,24,06,270	41,87,57,660	خیبر ٹیچنگ ہاسپٹل

(2) 2009-10 کے دوران مذکورہ ہسپتالوں کو جاری شدہ فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

2009-10	ہسپتال کا نام
35,58,40,614	لیڈی ریڈنگ ہسپتال
1,19,60,250	حیات آباد میڈیکل کمپلیکس
27,40,56,380	خیبر ٹیچنگ ہاسپٹل

ضرورت کے مطابق فنڈز میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

508۔ محترمہ زرقا بی بی: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2008 کے دوران ہر ضلع میں بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بھرتیوں میں دوران ڈیوٹی فوت شدہ ملازمین یا میڈیکل 'ان فٹ ' ریٹائرڈ ملازمین کے بچوں کو صوبہ کے تمام اضلاع میں بھرتی کیا گیا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ میں ایک گریڈ تا پندرہ گریڈ کے سرکاری ملازمین کو اپ گریڈ کیا گیا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ہر ضلع میں گذشتہ ایک سال کے دوران فوت شدہ اور ریٹائرڈ شدہ ملازمین کے بھرتی شدہ بچوں کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز اپ گریڈ کردہ پوسٹوں اور ان پر تعینات ملازمین کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان ہوتی (وزیر اعلیٰ): (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) گزشتہ ایک سال کے دوران ریٹائرڈ فوت شدہ۔ ملازمین کے بھرتی شدہ بچوں کی اور اپ گریڈ شدہ پوسٹوں پر تعینات ملازمین کی تفصیل فراہم کی گئی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: مسماۃ یاسمین ضیاء صاحبہ 07-10-2010 کیلئے; مسماۃ نور سحر بی بی، جناب عطیف الرحمان صاحب اور جناب ثناء اللہ خان میانخیل صاحب نے 07-10-2010 اور 08-10-2010 کیلئے رخصت طلب کی ہے تو Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Mr. Israrullah Khan Gandapur Sahib, to please move his privilege motion No.113 in the House.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو سر۔ جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اس ایوان کی توجہ اس واقعے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ جامعہ گومل کی انتظامیہ نے اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے موصول شدہ واضح ہدایات پر نہ صرف عمل سے گریز کیا ہے بلکہ بطور نمائندہ میرا استحقاق بھی مجروح کیا ہے، لہذا مختصر بات کے بعد اس کو متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

سر! چونکہ ہمارے ڈپٹی سپیکر صاحب نہیں ہیں اور وہ اس کمیٹی کو چیئر کرتے ہیں تو گورنمنٹ کی میں توجہ چاہونگا۔ Recently ایک امنڈمنٹ ہوئی ہے کہ جس میٹنگ میں ممبر شریک ہوگا He shall preside the meeting، چونکہ جامعہ گومل کی جو سینڈیکٹ ہے، آپ نے باقاعدہ مجھے Nominate کیا ہے اور وہاں پر میں نے ان سے کہا کہ چونکہ ہمارا اسمبلی سیشن جاری ہے تو مہربانی کرکے آپ یا تو ان دنوں میں انتظامات کریں کہ جہاں پر میں اس کو چیئر کرسکوں بصورت دیگر بہتر یہ ہوگا کہ اس کو Postpone کیا جائے لیکن رجسٹرار صاحب اس پر نہ صرف خاموش رہے بلکہ جب میں نے باقاعدہ ان سے رابطہ کیا تو انہوں نے کہا کہ وی سی صاحب کے نوٹس میں یہ معاملہ لاچکا ہوں اور وی سی صاحب نے کہا ہے کہ میں رابطہ کرونگا۔ تاہم دو تین دن اس میں گزر گئے اور کچھ بھی رابطہ نہیں ہوا۔ اس کے بعد سر، میں نے باقاعدہ ان کو خط لکھا تاکہ کل کو ان کے پاس یہ Excuse نہ ہو کہ ہمیں کوئی ایسا پیغام موصول ہی نہیں ہوا۔ اس سے سر، میں سمجھتا ہوں کہ بطور نمائندہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے، چونکہ انہوں نے وہ میٹنگ چیئر بھی کرلی۔ میری گورنمنٹ سے اس میں دو استدعا ہیں کہ ایک تو اس کو متعلقہ کمیٹی کے حوالے

کیا جائے اور دوسرا چونکہ وہاں پر Minutes وغیرہ ابھی تیاری کے مراحل میں ہیں کہ جب تک یہاں سے Decision نہیں آ جاتا وہ Minutes ایشو نہ کئے جائیں۔

Mr. Speaker: Ji, from the treasury benches? Honourable Law Minister Sahib.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): بالکل جی، ہم ان کے استحقاق کا مکمل تحفظ کریں گے اور کمیٹی کو حوالہ کرنے پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا اور In the mean time منسٹر ہائر ایجوکیشن سے بات کرتا ہوں کہ وہ اس پر جو بھی Progress وہاں پر اگر ہو رہی ہے تو وہاں پر Minutes وغیرہ رکوائیں، جو Possible ہو آج کے بعد، تو بالکل سر، We support him۔

جناب سپیکر: جی، کمیٹی کے حوالے کریں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی ہاں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion moved by the honourable Member may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the motion is referred to the concerned Committee.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میں اس ہاؤس اور گورنمنٹ کا شکر گزار ہوں۔

تحاریک التواء

Mr. Speaker: Item No. 6. 'Adjournment Motions': Muhammad Zamin Khan Sahib, to please move his adjournment motion No. 201 in the House.

جناب محمد زمین خان: ڈیرہ مهربانی۔ محترم جناب سپیکر صاحب، آپ کے توسط سے کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے محکمہ تعلیم نے انتظامی اور تدریسی کیڈر الگ کرنے کا اعلان کیا تھا جس پر عملدرآمد شروع ہو چکا ہے لیکن کچھ ملازمین کو بدنیتی کی بنیاد پر انتظامی کیڈر کیلئے نااہل قرار دیا گیا ہے جس سے اساتذہ میں بے چینی پھیل رہی ہے، لہذا حکومت اپنا سابقہ فیصلہ واپس لے تاکہ کیڈر الگ کرنے سے جو بے چینی پھیلی ہوئی ہے، اس کا تدارک ہو جائے، لہذا مسئلے کی سنگینی کو دیکھ کر اسمبلی کی کارروائی روک کر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! دا ډیره اهم او سیریس مسئله ده او په دیکښے چه کوم Gross violation شوے دے ، د دوئ د سروس رولز کوم سټرکچر چه جوړ شوے دے نو په هغے کښے چه کوم اپوائنټمنټس کیږی نو د هغے اپوائنټمنټس د 19,18,17 او 20 ګریډ نو دوئ لاء دا جوړه کړے ده چه دا به ټول، دا پبلک سروس کمیشن اپوائنټمنټس کوی، هیڅ قسم کوټه ئے پکښے اساتذه له نه ده ورکړے ، دExperience ئے پکښے خیال نه دے ساتلے او د دے نه علاوه ډیره غټه اهمه مسئله په دیکښے دا ده چه د پروموشن دپاره ئے پکښے هډو مواقع نه دی ورکړی۔ یو سړے که17 ګریډکښے بهرتی شولو نو د هغه 18 ته د تلو د پاره څه کوټه نشته دے ، طریقه کار نشته چه دا به د 17 نه 18 ته څنګه ځی؟ که یو سړے په 18 کښے بهرتی شو نو دا بیا طریقه کار نشته دے ، هغه به هم په هغه 17 کښے ، 17 والا به په 17 کښے ریټائرډ کیږی او 18 والا به په 18 کښے ریټائرډ کیږی او 19 والا به په 19 کښے ریټائرډ کیږی۔ دا ډیره اهمه مسئله ده نو زما دا ګزارش وو چه یره کیدے شی چه منسټر صاحب به هم ما سره Agree کیږی چه یره په دے باندے بحث اوشی او د دے صحیح حل رااوځی۔ ډیره مهربانی جی۔

Mr.Speaker: Honourable Minister for Education,Sardar Babak Sahib

جناب سردار حسین(وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): مهربانی سپیکر صاحب۔ زمین خان د ټیچنګ او مینجمنټ کیډر چه کومه خبره کړے ده ، بهرحال په دے یوه خبره باندے خو زمین خان سره اختلاف نه شی کیدے ، نه پوهیږم چه د هغوی په کوم ځیز باندے اعتراض دے خو دا یوه خبره خو سپیکر صاحب، زما یقین دا دے چه زمونږه او ستاسو د ټولو په علم کښے ده چه مینجمنټ چه دے دا ډیره زیات ضروری دے ، چه په ایجوکیشن کښے مینجمنټ کیډر تر اوسه پورے د بدقسمتی نه نه وو او مونږه ډیر ښه په نیک نیتئ باندے د مینجمنټ کیډر چه دا کومه ابتداء کړے ده او زما یقین دا دے چه دا زمونږه حکومت ته کریډټ هم ځی۔ تر کومے پورے چه زمین خان دا خبره اوکړه، دا بالکل داسے نه ده، دا کوټه چه ده دا بالکل په هغے کښے واضح ده چه 60% به Existing زمونږ چه کوم سټاف دے او بیا 40% د مارکیټ نه دا کوټه چه ده، دا مختص وه۔ بهرحال دوئ دا خبره کوی چه په دیکښے د پروموشن، زما یقین دا دے چه زمین خان شاید چه دغه سټرکچر پوره

کتلے نه وی او بیا زه په دے خبره باندے پوهه نه شوم چه دا د چا په Part باندے ، آیا د ډیپارټمنټ په Part باندے یا د پبلک سروس کمیشن په Part باندے دومره لوے سنګین دغه شوے دے ځکه چه په دے نکته باندے هم زه پوهه نه شوم، که چرے دا زمین خان واضحه کړی چه آیا زمونږ د ایجوکیشن په Part باندے ډیرے غلطئ یا کوتاهئ شوے دی او یا خدائے مه کړه پبلک سروس کمیشن چه کله اپوائنټمنټس کول یا ئے Recommendations کول د هغوی نه غلطئ شوے دی؟

جناب سپیکر: چه د دوئ نه ئے لږ Explain کړو نو بیا به دوئ، زمین خان صاحب! په دیکښے کوم ځائے تاسو دغه وینئ؟

جناب محمد زمین خان: یقیناً دا داسے مسئله ده چه زما دا نور محترم ممبران به پرے هم پوهه وی او خبر به پرے وی او که نه وی نو د دوئ چه کوم سروس رولز دی، د هغے کاپی به زه تاسو ته هم Provide کړمه او د دے هاؤس چه کوم ممبران غواړی نو هغوی ته به ئے هم Provide کړمه او تفصیلی بحث به پرے اوشی ځکه چه په دیکښے د پروموشن ما ته چه دا کوم کسان، اوس چه کوم پبلک سروس کمیشن Recommend کړی دی نو هغوی هم راپسے راغلی وو چه په دیکښے خو د پروموشن څه دغه نشته دے نو په دے وجه باندے زه وایمه که منسټر صاحب Agree کوی نو یا خو د دے ډائریکټ دغه ته لاړ شی، زما دا نوټس د قبول کړے شی چه کمیټئ ته لاړ شی او هلته کښے د Scrutinize شی او اوبه کتے شی، که فرض کړه څه دغه پکښے اوشی نو اضافی خو پکښے څه نقصان نشته دے خو که فرض که Experienced خلق او Learned خلق او پوهه خلق پاتے کیږی او خلقو کښے چه کومه بے چینی پهیلاویږی، Raise کیږی نو-----

جناب سپیکر: دا تا هم پوره کلیئر نه کړے شوه۔ جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اس میں بات یہ ہوتی ہے کہ پہلے جو ایس ای ٹیز 16 گریڈ کے ہوا کرتے تھے، اب دس سال کے بعد ان کو 17 گریڈ دی جاتی ہے۔ اب ایک ہائی سکول میں ایک ہیڈ ماسٹر ہے، وہ بھی 17 گریڈ میں ہے اور پہلے تو ایس ای ٹیز جو اس کے ساتھ تھے وہ 16 میں ہوا کرتے تھے، اچھا سر، اب یہ ہے کہ تنخواہ تو بے شک ان کی بڑھتی ہے لیکن گریڈ ان کی نہیں بڑھتی، تو They are still in 17 for the last 20/ 23 years، 17 اور 18 میں وہ کام کر رہے ہیں اور ابھی تک اسی گریڈ میں،

گورنمنٹ کو تنخواہ میں کوئی فرق نہیں پڑے گا، تنخواہ وہ Already لے رہے ہیں، 19 کو تقریباً پہنچ چکے ہیں تو میرے خیال میں اس کی ایڈمشن کی بھی ضرورت نہیں ہے، اگر آنریبل منسٹر صاحب اور ہم آپس میں بیٹھ کر اس کو کلیئر کردیں منسٹر صاحب کے ساتھ بھی اور ان کے سیکرٹری صاحب کے ساتھ بھی، تو میرے خیال میں ایک جائز مسئلہ ہے اور حکومت کو اتنا Loss بھی نہیں ہے، زمین خان صاحب سے میری یہ درخواست ہوگی کہ وہ Stress نہ کریں، Enforce نہ کریں اپنی ایڈجرنمنٹ موشن کو، ان کے ساتھ بیٹھ جائیں گے۔ یہ آپس کا معاملہ ہے اور انتہائی گھمبیر مسئلہ ہے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے یہ اس Orbit میں نہیں آتا جس پر آپ کی کمیٹی کام کررہی ہے؟ زمین خان! داسے ټهیک شوه چه وروستو تاسو کښینئ او ډیټیل ډسکشن پرے اوکړئ په خپلو کښے ؟

جناب محمد زمین خان: صحیح ده جی۔

جناب سپیکر: خو بابک صاحب! تاسو بیا هیر کړئ، تاسو بیا رانه شئ، هغه بله ورځ هم زه تاسو کښینولم او تاسو بیا رانغلئ۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر صاحب! زه یو خبره کومه۔ داسے ده جی چه عبدالاکبر خان صاحب خو پکښے بله خبره اوکړه او زما یقین دا دے چه پکار ده چه په ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښے مونږ کوم ریفارمز کوؤ نو هغه په میډیا کښے هم Reflect کیږی او زما خواست هم دا وی۔ دا به عبدالاکبر خان صاحب ته شاید چه معلومه وی چه تر اوسه پورے دا زمونږه شومره ډ سټرکټ کیډر چه وو یا Sixteen and below چه شومره وو، د هغوی د پاره سپیکر صاحب، سروس سټرکچر نه وو او دا هم زمونږ د حکومت کریډټ دے چه زمونږه حکومت سروس سټرکچر هغوی ته ورکړلو او د کومے مسئلے طرف ته چه نشاندهی عبدالاکبر خان صاحب اوکړه، بالکل هم دغسے ده چه دغه خلق اوس پروموټ کیدے شی۔ باقی زمین خان زما یقین دا دے چه پکار دا ده چه زمین خان خبره واضحه کړے وے واضحه ئے نه کړه او زه تاسو ته وایمه جی، په دیکښے داسے ده چه مینجمنټ کیډر چه مونږ راوستو نو ظاهره خبره ده چه کوم خلق کوالیفائی کړی، دلته خو هسے هم یو Trend دے، یو روایت دا دے چه کوم خلق کوالیفائی شی، هغوی به تعریفونه کوی او چه کوم خلق Disqualify شی، هغه به په هغے شیزونو

کبنے نکتے رااوباسی یا بہ پہ ھغے باندے اعتراضات کوی۔ ما خواست د دے د پارہ زمین خان تہ اوکړو چہ کیدے شی، کیدے شی مونږ خو چہ کوم رولز جوړ کړی دی څکہ چہ ھغہ ډیپارټمنټ جوړ کړی دی بیا لاء تہ تلی دی، ھغوی Vet کړی دی یا چہ څومرہ Concerned circles وو، د ھغے ټولو نہ وتے دی او د ھغے نہ پس پبلک سروس کمیشن تہ مونږ ھغہ پوسټونہ لیږلی دی۔ اوس بیا مونږ پہ دے خبرہ پوھہ نہ شو چہ زمین خان تہ شک دے چہ آیا پبلک سروس کمیشن پہ دغہ کبنے خدائے مہ کړہ څہ نور څہ پکبنے شوی دی نو زہ دا اوریدل غواړم چہ آیا کہ دغہ خبرہ واقعی شوے وی، زمین خان د زمونږ پہ نظر کبنے راولی۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا څنگہ چہ عبدالاکبرخان اووئیل، تاسو درے واړہ وروستو چیمبر کبنے کبنیئ، تاسو بہ ئے Sort out کړئ، زہ بہ پخپلہ ھم ناست یمہ۔

Hafiz Akhtar Ali Sahib to please move his adjournment motion No. 202.

<u>حافظ اختر علی</u>: *شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ محترم سپیکر صاحب، اجلاس کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مذہبی اور حساس مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے کہ امریکی پادری نے قرآن پاک کی بے حرمتی کر کے ایک ناپاک جسارت کی ہے اور امت مسلمہ کی دل آزاری کر کے قہر خداوندی کو دعوت دی ہے اور بین المذاہب ٹکراؤ کی فضاء پیدا کی ہے، لہذا بحث کی اجازت دی جائے۔*

جناب سپیکر صاحب! زہ ستاسو ډیرہ شکریہ ادا کوم چہ دا یو حساس مذھبی او دینی معاملہ دہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا خبرہ لږہ سړہ شوے نہ دہ، ختمہ شوے نہ دہ؟

<u>حافظ اختر علی</u>: دا خو مینځ کبنے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: مخکبنے لږہ ډیرہ شور کبنے وہ او اوس خو۔۔۔۔۔

<u>حافظ اختر علی</u>: اصل خبرہ جی دا دہ چہ دا مونږہ ډیر مخکبنے پیش کړے وے، پکار دا دہ چہ دا کم از کم پہ ھغہ ورځو کبنے دننہ دننہ راغلے وے خو بھرحال '*دیر آید درست آید*'، دا چونکہ زمونږہ یو دینی او خالص مذھبی معاملہ دہ او قرآن پاک زمونږہ مذھبی کتاب دے او د اللہ رب العالمین اخری الھامی کتاب دے، د ھغے تحفظ اللہ رب العالمین پخپلہ کوی لیکن مونږہ مسلمانان بحیثیت مومن

مسلمان دا زمونږ فرض دی، زمونږه ډیوټی ده، د حکمرانانو هم ذمه داری جوړیږی، یقیناً دا کوم جسارت چه شوے دے نو په دے باندے د ټول امت مسلمه زړونه چه کوم دی نو هغه پاره پاره شوی دی، زما به دا درخواست وی که چرے گورنمنټ او ستاسو په وساطت سره دا باقاعده د بحث د پاره هغوی منظور کړی ځکه چه د قرآن پاک عزت واحترام زمونږه د ایمان حصه ده نو دا به ستاسو ډیره مهربانی وی۔

جناب سپیکر: جی، گورنمنٹ کی طرف سے آنریبل سینیئر منسٹر، بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، څنگه چه مولانا صاحب خبره اوکړه او تاسو هم اوفرمائیل، دے باندے خو ډیر بیانانونه هم راغلی دی، ډسکشن پرے هم شوے دے خو دلته اسمبلئ کښے زما خیال دے په دے باندے ډسکشن نه دے شوے نو د قرآن پاک بے حرمتی زمونږ د ټولو مسلمانانو د پاره ډیره لویه خبره ده او دے چه مونږ خومره مذمت اوکړو نو هغه کم دے، مونږ ته اعتراض نشته دے۔ دا ایډجرنمنټ موشن د Accept کړے شی او په دے د بحث اوشی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion moved by the honourable Member may be admitted for detail discussion under rule 73? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for detail discussion.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Naseer Muhammad Khan Maidadkhel Sahib, to please move his call attention notice No. 378 in the House.not present,it lapses. Taj Muhammad Khan Tarand Sahib, to please move his call attention notice No. 388 in the House. Taj Muhammad Khan Tarand Sahib.

جناب تاج محمد خان ترند: شکریه، جناب سپیکر۔ زما دا کال اټینشن چه وو جی، دا ډگری کالج بټگرام کښے د سټاف کمے وو جی او د هغے د وجه نه هلته طلباء به روزانه شاهراه ریشم بلاک کولو نو زه د چیف منسټر صاحب ډیر مشکور یمه چه

د هغوی په خصوصی هدایت باندے هغلته سټاف تعینات شوے دے جی، په دے وجه باندے زه خپل کال اټینشن واپس اخلم جی۔ تهینک یو۔

Mr. Speaker: Thank you, Honourable Janab Javed Abbasi Sahib, to please move his call attention notice No. 381.

جناب محمد جاوید عباسی: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ ہزارہ ڈویژن کے واحد بڑے ہسپتال، ایوب میڈیکل کمپلیکس میں تین گروپس اپنی سیاست چمکارہے ہیں اور آئے روز ہڑتال کی کالیں دے رہے ہیں جسکی وجہ سے مریض ان کی سیاست کی نذر ہورہے ہیں اور سیلاب اور زلزلہ کے متاثرین مزید متاثر ہورہے ہیں، نیز ہسپتال میں بغیر ٹیسٹ و انٹرویو کے تقریباً دوسوافراد غیر قانونی طور پر بھرتی کئے گئے جس سے عوام میں بے چینی پائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر، یہ میں کافی دنوں سے لارہا تھا، ہمارا خیال تھا کہ ہیلتھ منسٹر صاحب ہونگے لیکن بہت مہربانی کی آپ نے کہ مجھے موقع دیا۔ سچی بات ہے کہ ہم تو یہاں چیز اسلئے لاتے ہیں کہ سچ سامنے نظر آجائے اور جو لوگ بھی Involve ہیں، حکومت کیلئے یہ ایک ایسا فورم ہے جہاں حکومت کو ہمیں سپورٹ کرنا چاہیئے لیکن بد قسمتی سے جب بھی ہم یہاں کوئی کرپشن کی بات لاتے ہیں اور جب بھی مشکل بات لاتے ہیں تو یہ کبھی بھی سپورٹ نہیں کرتے بلکہ اس کو Defend کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ بہت اہم مسئلہ ہے جس کی طرف آج میں توجہ دلارہا ہوں جناب سپیکر، کہ یہ ہزارہ ڈویژن کے سارے ایم پی ایز صاحبان یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کی مہربانی ہے کہ ایک دفعہ آپ نے خود بھی ہماری یہاں آواز پر وہاں کا Visit کیا تھا۔ جناب سپیکر، وہاں اس ہسپتال میں تین گروپ بنے ہوئے ہیں، ایک گروپ ہے چیف ایگزیکٹیو کا، ایک گروپ ہے ایم ایس کا اور ایک گروپ ہے اے ایم سی کا۔ کچھ دن پہلے میری منسٹر ہیلتھ سے بات ہوئی، ہم سارے ایم پی ایز صاحبان ان کے پاس تشریف لے کر گئے، میرے ساتھ میرے دوسرے ساتھی بھی تھے تو انہوں نے کہا کہ ہم انکوائری کررہے ہیں اور اس کا سخت ایکشن لے لیں گے۔ یہ میری سمجھ میں آگیا کہ واقعی وہاں تین گروپ ہیں اور مریض رل رہے ہیں جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، صرف چار باتیں آپ کے سامنے رکھوں گا کہ یہ جو موجودہ چیف ایگزیکٹیو اور ایم ایس ہیں، انہوں نے پانچ سو آدمیوں کو Daily Wages پر رکھا ہوا ہے جناب سپیکر، پانچ سو آدمیوں کو۔ وہ جو او نچاس آدمیوں کو نکالا گیا تھا، انچاس لاکھ روپے جن سے لئے گئے تھے، ہر ایک Daily Wages آدمی سے ایک ہزار روپے لیتا اور پانچ لاکھ روپے Monthly جناب سپیکر، یہ صرف ان آدمیوں سے۔ Daily Wages پر پانچ سو آدمی،

ایک سو نہیں، دو سو نہیں، تین سو نہیں، چار سو نہیں، پانچ سو آدمی، یہ اتنا بڑا ظلم اس ہسپتال کے ساتھ ہے جناب سپیکر، سات آدمیوں کو نوکری دی گئی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ منسٹر صاحب جواب دیں، وہ ان کے Favoriteآدمی ہوں لیکن ہمارا کوئی Favorite نہیں ہے، ہم چاہتے ہیں کہ یہاں اس صوبے کے اندر کرپشن کا خاتمہ ہو، ہم چاہتے ہیں کہ جو آدمی بھی اس صوبے کے اندر اس حکومت کی بدنامی کا سبب بن رہا ہے تو اس آدمی کو باہر نکال کر پھینکا جائے۔ اس کو اسلئے تحفظ نہ دیا جائے کہ وہ کسی خاص جماعت کا، کسی خاص منسٹر کا آدمی ہو، اس کو اس طرح تحفظ نہ دیا جائے ورنہ لوگوں کا اداروں سے اعتماد اٹھ جائے گا جناب سپیکر۔ وہ جو سات سو آدمی ہیں جناب سپیکر، ان کو سات ہزار سے لیکر بیس ہزار روپے تک کی نوکریاں دی گئی ہیں۔ شاید یہ پاکستان کے اندر کوئی مثال ملتی ہو کہ پچے پر ترپن ڈاکٹرز جناب سپیکر، Daily Wages رکھے ہوئے ہیں، Daily Wages پر رکھے ہوئے ہیں، ایک آدمی فیصلہ کرتا ہے، اے ایم سی بھی نہیں اور جناب سپیکر، کیا یہ غم سناؤں، یہ داستان کس کس کے پاس میں لیکر جاؤں؟ میرا تو دل آج رو رہا ہے کہ میں ان کی مدد کرنے کیلئے کھڑا ہوتا ہوں کہ خدارا آپ کی حکومت کے نیچے یہ کام ہو رہا ہے اور اس پر ایکشن لیں، ہماری بات ہی کوئی نہیں سنتا۔ جناب سپیکر، اے ایم سی کی میٹنگ پچھلے سات مہینوں میں نہیں Call کی گئی، وہ ادارہ اے ایم سی کا، جو اس کی سب سے بڑی باڈی تھی، سات مہینوں سے اسکو Call نہیں کیا گیا اور جناب سپیکر، وہاں ایک فارمیسی تھی جو پچھلی حکومتوں نے قائم کی تھی، اس کو پچھلے نو مہینوں سے بند کیا گیا ہے جناب سپیکر، ہر مہینے سات لاکھ روپے ہسپتال کو اس کی آمدن تھی، جناب بشیر بلور صاحب! ہر مہینے سات لاکھ آمدن تھی اس ہسپتال کو، نو مہینوں سے وہ بھی بند کر دی گئی ہے۔ یہ جو چیف ایگزیکٹیو اور ایم ایس نے کہا ہے کہ یہ اگر سات میں سے کچھ حصہ، تین اس نے کہا ہے جی، میں اتنا پیسہ نہیں کما سکتا میں ان کو بھی دوں اور آپ کو بھی دوں۔ جناب سپیکر، اس کے علاوہ چیف ایگزیکٹیو کا آفس آپ نے دیکھا ہوا ہے، تھرڈ فلور پر قائم تھا۔ اس کو نیچے لا کر اس پر ایک کروڑ روپے کا خرچہ کیا گیا ہے جناب، جناب یوسف سلطان سے او پی ڈی کو فلتھر کلیمی کے نام پر ٹرانسفر کر کے پیچھے لے گیا ہے۔ پوری دنیا میں ہوتا یہ ہے کہ جناب او پی ڈی اور ایمرجنسی وہاں ہوتی ہے جہاں مریض جا کر اترتا ہے، اب وہاں اس کو سب سے پچھلے فلور پر لے گئے جہاں دو کلومیٹر کی مسافت ہوتی ہے جناب سپیکر اور ایک ہی بند یونٹ تھا پورے ہزارہ کے اندر جو اس ہسپتال میں تھا، اس میں وہ بھی ختم کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر، ایک ادارہ تھا ہمارا، ایک بڑا انسٹیٹیوشن تھا، پورے ہزارہ کے لوگ وہاں جاتے تھے، وہاں لڑائی ہے، کوئی کہتا ہے ایم ایس میرا ہے، کوئی کہتا ہے چیف

ایگزیکٹیو میرا ہے، اے ایم سی کو کوئی پوچھ نہیں رہا ہے، اے ایم سی میں بھی سیاست ہو رہی ہے، اس میں کچھ ہمارے لوگ بھی، میں سمجھتا ہوں کہ سیاست میں شریک ہیں۔ ہماری یہ ریکویسٹ ہے، سارے ہزارے کی جناب سپیکر، آپ سے آج ریکویسٹ ہے، آپ آخری Hope ہیں ہمارے لئے کہ آپ ہزارہ ڈویژن کے سارے ایم پی ایز کو بلالیں، آج اپنے چیمبر میں، یہ سارے مختلف جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں، اگر یہ میری ان باتوں کی حمایت نہ کریں تو جناب جو حکم ہو گا میں یہاں بیٹھنے کیلئے تیار نہیں ہوں اور جو بات میں کہتا ہوں اگر وہ سچ ہے تو پھر ایم ایس کو بھی ہٹایا جائے، چیف ایگزیکٹیو کو نہ ہٹایا جائے اس کو Arrest کیا جائے، اس سے دس کروڑ روپے کی ریکوری بھی کی جائے اور اے ایم سی کو بھی توڑا جائے اور حکومت جس کو چاہے، یہاں سے آدمی لگادے، ہم نہیں کہتے کہ ہمارا آدمی ہونا چاہیئے، صاف ستھرے آدمی لگادیئے جائیں تاکہ اداروں کا استحکام بحال ہو ورنہ یقین مانیں وہاں مریض رل رہے ہیں، وہاں پیسے کی ہیر پھیر ہے، وہاں ایسی ایسی بڑی باتیں ہیں جو مجھے یہاں کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ ضرور میٹنگ بلائیں، ہمیں بھی بلائیں، منسٹر صاحب کو بھی بلائیں، ہزارہ کے سارے ایم پی ایز کو بھی بلائیں، اگر یہ باتیں سچ ہیں تو پھر ضرور ایکشن ہونا چاہیئے جناب سپیکر، Thank you very much.

Mr. Speaker: Ji, from Treasury Benches honourable Liaqat Shabab Sahib, on behalf of the Health Minister.

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میں ایک دفعہ پھر Appreciate کرتا ہوں اپنے بیرسٹر بھائی جناب جاوید عباسی صاحب کو کہ بہت اچھے طریقے سے Arguments کرتے ہیں جی اور میں جی گزارش یہ کروں گا اپنے بھائی سے کہ جو آپ اپنا وہ مدعا لارہے ہیں توجہ دلاؤ نوٹس پر، تو کم از کم آپ بیرسٹر صاحب ہیں، ہمارے لئے انتہائی قابل احترام ہیں، اس میں تو آپ فگرز دیتے ہیں کہ جی دو سو افراد کو بغیر انٹرویو / ٹیسٹ کے بھرتی کیا گیا ہے اور پھر اپنی Speech میں جذباتی ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پانچ سو افراد کو وہاں پر ٹیسٹ اور انٹرویو کے بغیر بھرتی کیا گیا ہے، تو میری گزارش یہ ہے کہ جس چیز میں جو آپ کا مدعا ہے تو اس کے مطابق آپ آئیں۔ دیکھیں جی، میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں، ہم کسی بھی اس شخص یا اس ادارے کو کبھی بھی سپورٹ نہیں کریں گے گورنمنٹ کی طرف سے جہاں پر کرپشن Involve ہوتی ہے جی اور یہ یقین دلاتا ہوں میں اپنے بھائی کو کہ اگر ایسی کوئی بھی آپ، ایک تو ہوتی ہے ہوائی باتیں، میں بھی یہاں پر کہہ دوں گا کہ جی فلاں ڈیپارٹمنٹ میں دو ہزار لوگوں سے جو ہے Daily bases پر پانچ ہزار روپے وصول کئے جارہے ہیں اور ایک یہ ہوتی ہے کہ اس بات

پر کہ میں With proof آجاؤں اس August Hall میں اور یہ بتاؤں، تو کب ہم انکار کریں گے جی؟ میری گزارش سر، یہ ہے اپنے ان بھائیوں سے کہ کم از کم ہزارہ ڈویژن میں یہ ایک ہی بڑا کمپلیکس ہے جو پورے ہزارہ ڈویژن کی خدمت کر رہا ہے، جہاں دکھی انسانیت کی خدمت ہو رہی ہے اور وہاں پر Well qualified آفیسرز ہیں، ڈاکٹرز ہیں، سٹاف ہے، تو اس ادارے کے بارے میں، جب ہم اس ادارے کو گالیاں دینے لگیں گے کہ جی یہاں پر ایسا ہو رہا ہے، میں تو یہ سمجھ رہا ہوں کہ میرے معزز رکن کو شاید وہاں پر چیف ایگزیکٹیو جو بھی ہے، I don't know کہ کون ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ شاید ان کی شکل صورت انہیں پسند نہیں ہے وہاں پر۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

(شور)

وزیر آبکاری و محاصل: دیکھیں جی۔

جناب سپیکر: ذرا ان کو بولنے دو، آپ بیٹھ جائیں، بیٹھیں۔

وزیر آبکاری و محاصل: جب آپ بات کر رہے تھے اس وقت، یہاں پر بھی آپ کے توجہ دلاؤ نوٹس میں کہیں ذکر نہیں تھا کہ چیف ایگزیکٹیو ایسا کر رہا ہے اور چیف ایگزیکٹیو یہ ہے۔ ہم تو جی یہ Surety دیتے ہیں کہ وہاں ہمارا کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے، نہ میرا ہے کہ میں وہاں پر کہوں کہ جی میرے وہ دو بندے وہاں پر ڈیلی ویجز پر لگے ہوں گے کیونکہ میرا تعلق نوشہرہ سے ہے، میرا تعلق ایبٹ آباد سے نہیں ہے، ہاں ہو سکتا ہے کہ میرے بھائی کے کچھ دو لوگ نئے لگے ہوں اور انکی ناراضگی ہو تو وہ علیحدہ بات ہے لیکن میں صرف گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں جی کہ اتنا بڑا ڈیپارٹمنٹ، اتنے بڑے ادارے کو جہاں پہ دکھی انسانیت کی خدمت ہو رہی ہے، اس کے بارے میں اگر ہم یہاں پر اس قسم کی باتیں کریں گے تو ان لوگوں کا ہم Favour کر رہے ہیں یا ان کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں جو وہاں سے مستفید ہو رہے ہیں، تو میری گزارش یہ ہے اپنے بھائی سے کہ اگر ایسے کوئی Facts and figures ہیں کہ جی یہ شخص ہے، یہ نام، یہ ولدیت ہے اور ان لوگوں کو انہوں نے رکھا ہوا ہے ڈیلی ویجز پہ، میں یقین دلاتا ہوں کہ سخت سے سخت ان کے Against کارروائی کریں گے، جو اس چیز میں Involve ہو گا لیکن یہ ایک عرض ضرور کروں گا جی کہ کم از کم اداروں کے بارے میں اور ایسے اداروں کے بارے میں جہاں دکھی انسانیت کی خدمت ہو، وہاں تھوڑا سا محتاط رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جس نے۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: نہیں، اس پہ ڈیبیٹ نہیں ہو سکتی، کال اٹینشن پہ No debate۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! یہ اچھی بات نہیں ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ منسٹر صاحب کی سر براہی میں ایک کمیٹی بنا دیں، مجھے لیاقت شباب پر اعتماد ہے، آپ ان کی سر براہی میں ایک کمیٹی بنا دیں۔ جناب سپیکر، مجھے ان پر اعتماد ہے، اگر یہ چلیں جائیں اور انکوائری کر لیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے ایشورنس دے دی نا کہ میں اس کے خلاف وہ کروں گا۔ آنریبل منسٹر ہیں، اپنی بات کا خیال رکھیں گے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! آپ اپنی سر براہی میں خود ہاؤس کی ایک کمیٹی بنا دیں کیونکہ اس دن آپ نے ایک کمیٹی بنائی ہے، اس نے کتنی اچھی رپورٹ دی ہے ثاقب اللہ چمکنی کے معاملے میں۔ لوگ گئے ہیں وہاں انکوائری ہوئی ہے، رپورٹ آئی ہے، اچھا ہو گیا ہے۔ جناب، مہربانی کریں بلور صاحب کی قیادت میں بنائیں، آپ جناب مفتی صاحب کی قیادت میں بنا دیں، جناب لیاقت شباب صاحب کی قیادت میں بنا دیں تو سچ کا پتہ چل جائے گا جناب سپیکر، تاکہ ہم اگر غلط کہتے ہیں تو پھر ہاؤس میں آکر کہیں کہ جاوید عباسی نے غلط کہا تھا تو میں نہ صرف معافی مانگوں گا بلکہ اپنی سیٹ پر بھی نہیں بیٹھوں گا۔ جناب سپیکر، صرف آپ کسی کو مقرر کر دیں جسے آپ مناسب سمجھتے ہیں، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، لیاقت شباب صاحب۔

وزیر آبکاری و محاصل: میں گزارش کرتا ہوں جی اپنے بھائی سے کہ چونکہ منسٹر ہیلتھ نہیں ہیں، میں ان سے بات کر لوں گا، یہ بھی بیٹھ جائیں اور پروف لے آئیں، جیسی کارروائی یہ چاہتے ہیں، ویسے ہی کریں گے۔ اگر وہاں پہ کوئی خامی پائی گئی، یہ ایشورنس ہم آپ کو دلاتے ہیں جی۔

جناب سپیکر: لیاقت شباب صاحب! آپ اس کی پوری پیروی کریں جو کچھ آپ نے کہہ دیا ہے، اس پہ ایکشن بھی ہو۔

وزیر آبکاری و محاصل: ٹھیک ہے جی۔

Mr. Speaker: Thank you.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا صوبائی موٹر گاڑیاں مجریہ 2010ء کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: The honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please move that the Provincial Motor vehicles, Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2010 may be taken into consideration at once.

Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law): Thank you, Sir. I urged this August House to consider the Provincial Motor Vehicles, Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2010. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Provincial Motor Vehicles Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2010 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Clause 1 of the Bill, since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendments in Clause 2 of the Bill: First amendment, Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his first amendment in Clause 2 of the Bill. Janab Mufti Kifayiatullah Sahib.

Mufti Kifayatullah: Thank you, Mr. Speaker I beg to move that in Twelfth Schedule in Part-1 as referred in Clause 2 of the Bill:

(i) in the serial No.1, in the column 3 against Motor Cycle @ Rs., for the figures, 200 the figures 100 may be substituted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the first amendment moved by the honourable Member may be adopted?

گورنمنٹ کی طرف سے۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر!

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، چونکہ یہ ساری امنڈمنٹس ایک ہی کلاز میں ہیں اور آپ کلاز کو جناب سپیکر، ہاؤس کو ووٹ کیلئے Put کرتے ہیں تو میرے خیال میں آنریبل ممبر کی اس کلاز میں اپنی ساری امنڈمنٹس ہیں، وہ Read out کریں تو پھر اکٹھے آپ اس کو ووٹ کیلئے ڈالیں کیونکہ کلاز کو آپ وہ کریں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ مختلف ہیں تو میرے خیال میں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، تو آپ ووٹ کیلئے جب اس کو اکٹھا Put کریں گے تو پھر۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: یہ عبدالاکبر خان کو سارا آئین معلوم ہے لیکن یہ وہ بات نہیں کرتے جس کا فائدہ کسی اور کو پہنچ رہا ہو۔ (قہقہے) جی، یہ کلاز 2 ہے اور اس کے اندر جتنی امنڈمنٹس آ رہی ہیں، ایک ایک کو میں پیش کروں گا جی اور اس پر ووٹنگ ہو گی ورنہ جب میں یہ سب پڑھوں گا تو کسی کا اس سے اتفاق ہو گا اور کسی کا اختلاف ہو گا تو وہ تو معلوم نہیں ہو سکے گا، لہذا اس کا ایک ایک کومہ، ایک ایک فل سٹاپ بھی اہم ہے جی۔

جناب سپیکر: جی، ابھی مفتی صاحب نے کچھ کچھ سیکھ لیا ہے عبدالاکبر خان!

(قہقہہ)

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر! میں یہ نہیں کہتا کیونکہ جب آپ ووٹنگ کیلئے ڈالتے ہیں یا گورنمنٹ جواب دیتی ہے تو وہ ساروں کا جواب دے کے آپ ووٹ کیلئے کلاز کو ڈالیں گے تو یہ سب کلاز کو آپ ووٹ کیلئے نہیں ڈال سکتے۔

جناب سپیکر: موؤر Satisfied نہیں ہے جی۔ آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: مہربانی سر۔ اس طرح ہے جی کہ عبدالاکبر خان کی بات کو میں ادھر سیکنڈ کرتا ہوں۔ اس طرح ہے جی کہ یہ ہم نے بڑی سوچ سمجھ کے، بڑی ڈیبیٹ کے بعد، ایک یہ نہیں ہے، کسی ایک آدمی کا یہ فیصلہ نہیں ہے، اسمیں بہت Brain storming ہوئی ہے، اس پر کابینہ میں بڑی بحث ہوئی ہے، اس میں ڈیپارٹمنٹ لیول پہ بڑی بحث ہوئی ہے اور اس کے بعد متفقہ طور پہ یہ Penalties set کی گئی ہیں۔ ابھی میں جو دیکھ رہا ہوں، بڑی ایک لسٹ ہے، بڑی مفصل لسٹ ترامیم کی انہوں نے پیش کی ہے، مفتی کفایت اللہ صاحب نے، میری گزارش یہ ہو گی کہ یرہ جی آپ یہ تمام واپس لے لیں، درخواست ہے آپ سے، ایک تو ایوان کا قیمتی ٹائم بھی بچ جائے گا اور ہم بڑے اس کے ساتھ، کیا کہتے ہیں اختصار کے

ساتھ یہ گزارش کریں گے کہ اس سے ہم متفق نہیں ہوتے تو آپ مہربانی کر کے واپس لے لیں تاکہ یہ اچھی لیجسلیشن ہے تو یہ پاس ہو جائے۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، جناب آنریبل مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: محترم وزیر صاحب نے فرمایا کہ ہم نے بہت سوچا ہے تو کیا جو آدمی ترمیم لاتا ہے تو وہ بغیر سوچ کے لے آتا ہے؟ فی البدیع بات یہ ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ یہ تمام جو سترہ، اٹھارہ ترامیم ہیں، وہ تمام آپ واپس لے لیں، مجھے تو خطرہ پیدا ہو گیا ہے، میری سیٹ تو واپس نہیں لے رہے؟ میری تو گزارش ہو گی کہ ہمارا بنیادی کام قانون سازی ہے اور سپیکر صاحب، میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ قانون سازی کو اہمیت دیتے ہیں۔ ہمارا یہ ترقیاتی کام اور سفارشیں، یہ اپوائنٹمنٹس، یہ ثانوی چیزیں ہیں اور ہمارا اصل کام، یہ لیجسلیٹیو کونسل ہے اور ہم لیجلیسلیٹو ممبرز ہیں، ہمیں لوگ منتخب کرتے ہیں قانون سازی کیلئے ورنہ ان گلیوں کو پختہ کرنے کیلئے تو بلدیات موجود ہیں۔ اب جب ہم قانون سازی کو ٹائم نہیں دیتے پھر ہم کس کو ٹائم دیں گے ہم پر کیا جلدی ہے؟ اسی لئے تو ہمیں مراعات ملتی ہیں، آج کے دن ہو جائے گا، نہیں ہو گا تو کل ہو جائے گا، پرسوں ہو جائے گا۔ میرے خیال میں حکومت کو قانون سازی سے راہ فرار اختیار نہیں کرنا چاہیئے اور بہت اطمینان اور ٹھنڈے دماغ سے سننا چاہیئے۔

Mr. Speaker: Those who are in favour of this motion…..

مفتی کفایت اللہ: موشن تو میں نے موو کی پہلے-----

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، میرا یہی مقصد ہے کہ ہم اچھی لیجسلیشن کریں تو جناب سپیکر، یہ مفتی صاحب اپنی امنڈمنٹس پہ Stress کر رہے ہیں تو پھر یہ پہلے پیش کریں ساری اور پھر اس پر ووٹنگ ہو کیونکہ آپ کلاز پہ ووٹ لیں گے، Separate clause پہ ووٹ لیں گے۔

Mr. Speaker: Okay. Those who are in favour of it may say 'Yes'

Voices: Yes.

جناب عبدالاکبر خان: آپ Full amendments پہ ووٹ نہیں لیتے تو پھر سب کلاز پہ ووٹ لے لیں سر۔

جناب سپیکر: فرسٹ امنڈمنٹ ہم لا رہے ہیں، چونکہ انہوں نے One-----

جناب عبدالاکبر خان: سر، اگر آپ امنڈمنٹ لے رہے ہیں تو پھر کلاز 2 کو آپ پاس-----

Mr. Speaker: Only one.

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, he has moved only one amendment, only one amendment in Clause 2.
Mr. Speaker: Yes.

جناب عبدالاکبر خان: پھر اس طرح ہے کہ اس امنڈمنٹ کو ڈالیں گے تو پھر تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: دا کلاز 2 لاندے دا شیډول دے او د هغے یو آئتم باندے لگیا یو جی، اوس هغه-----

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, either he should move all amendments one by one and then you put the whole Clause to vote because,

یہ اگر پچاس امنڈمنٹس ہوں گی تو پچاس کو ووٹ کیلئے لیں گے ؟

Mr. Speaker: The nature of the amendments are different, not the same, not the same. Ji, one by one.

We have to move it. جب وہ Satisfy نہیں ہو رہا ہے، اس نے موو کی ہے گورنمنٹ کی طرف سے آپ Oppose کرتے ہیں اس کو؟

وزیر قانون: جی، ہم تو تمام جو سیریل وائزان کی ہے، یہ سب کو Oppose کرتے ہیں۔ دیکھیں بڑا قیمتی ٹائم ہے ہاؤس کا، مہربانی فرمائیں یہ واپس لے لیں۔ ایک ایک کے اوپر، سارا وہ بوجھ آئے گا ایک ہی ٹائم، یہ مہربانی کر لیں یا اکٹھے یہ موو کر لیں تو تب بھی ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اچھا آپ ٹوٹل کو Oppose کرتے ہیں؟

وزیر قانون: جی جی، بالکل۔

Mr. Speaker: Mufti Kifayatullah Sahib, is requested to please move his amendments, one by one.

مفتی کفایت اللہ: نہیں ایسا تو نہیں ہو گا جی، میں ایک کو موو کروں گا، اس کے بعد یہ Oppose کریں، Oppose کریں لیکن One by one کریں گے، یہ تمام کو Totally نہیں کر سکتے۔

Mr. Speaker: No, Mufti Sahib! this is not your prerogative; This is the Chair's prerogative.

اب آپ Dictation نہیں دے سکتے۔ میرے لئے اچھا-----

مفتی کفایت اللہ: میں تو آپ کیلئے آسانی پیدا کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آسانی پیدا کر رہے ہیں لیکن چونکہ ابھی بات ایسی ہے کہ سارے Oppose کر رہے ہیں، ایک بھی آپ کی-----

مفتی کفایت اللہ: نہیں وہ بے شک Oppose کریں، اپنے ٹائم پر Oppose کریں نا۔

جناب سپیکر: تو ابھی یہ دیکھیں نا۔

مفتی کفایت اللہ: ادھر ٹائم تو ابھی ہے نہیں، میں نے موو کیا ہے کالم نمبر 1 کو اور یہ Oppose کر رہے ہیں کالم نمبر 50 کو، تو یہ کونسی تک ہے جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں وہ ٹوٹل آپ کی۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: میں ایک کو موو کروں گا، یہ Oppose کریں گے۔ یہ آئیں، One by one آئیں، مجھے تو اعتراض نہیں ہے۔ پھر اس کے معنی یہ ہیں کہ میری قانون سازی کا حق سلب کیا جا رہا ہے، میں تو ایسا نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! یہ آپ کے سامنے، یہ آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے Oppose کیا؟

مفتی کفایت اللہ: Oppose کریں گے لیکن یہ ایسا نہیں کر سکتے مسٹر سپیکر، کہ میں نمبر 1 پڑھوں گا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کس رول کے تحت آپ کہتے ہیں، رول بتاؤ؟

مفتی کفایت اللہ: میں موو کروں گا کالم نمبر 1 کو۔

جناب سپیکر: آپ مجھے کوئی رول بتا دیں جو آپ مجھے Dictate کر رہے ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: اس سے پہلے جتنی بھی کلاز آتی رہی ہیں آپ یہ کرتے رہے۔

Mr. Speaker: You can't dictate the Chair.

آپ چیئر کو ڈکٹیشن نہیں دے سکتے۔

جناب مفتی کفایت اللہ: تو یہ رول بتائیں کس کے تحت یہ بلڈوز کر رہا ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، سر یہ جو لیجسلیشن کر رہے ہیں، Clause by clause ہے۔

مفتی کفایت اللہ: ہاں نا Clause by clause ہے تو۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: کلاز 2 آپ کی ہے، کلاز 2 میں آپ دو سو امنڈمنٹس لائیں، چار سو لائیں لیکن آپ ووٹنگ کیلئے کلاز 2 کو ڈالیں گے کیونکہ لیجسلیشن Clause by clause ہوتی ہے۔ اب یہ امنڈمنٹ صرف کلاز 2 میں ہے، بے شک اگر یہ موو کرنا چاہتے ہیں، یہ موو کریں۔

جناب سپیکر: میں سمجھ رہا ہوں، عبدالاکبر خان! میں سمجھ رہا ہوں۔ ابھی اگر گورنمنٹ Oppose نہ کرتی تو مجھے ان کو One by one لینا پڑتا لیکن ابھی چونکہ ان کی طرف سے Clear verdict آ گئی ہے

کہ ہم ساروں کو Oppose کرتے ہیں That's why I told you to present the whole at once?

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: سر! اس سے پہلے یہی طریقہ کار رہا ہے کہ اگر ایک کلاز کے اندر ایک ہی آدمی کئی ساری امنڈمنٹ لاتا ہے تو اس کو One by one پیش کیا جاتا ہے اور جب Oppose کرنے کا طریقہ ہو تو یہ بھی اپنے ٹائم پر Oppose کریں۔ میں اس پر اصرار کر رہا ہوں کہ میں One by one، دیکھیں جی یہ کہہ رہے ہیں کلاز 2 ہے، کلاز 2 ہے لیکن اس کا سیریل نمبر بھی دیکھیں، اس کے اور پچاس، ترپن کالم بنے ہوئے ہیں، تو ترپن کالم کو یہ ایک دفعہ کس طرح بلڈوز کر سکتے ہیں؟ میں ایک کو موو کروں گا، وہ اس کو Oppose کریں، میں Defeat ہو جاؤں گا۔ میں دوسرے کو موو کروں گا، یہ Oppose کریں، میں Defeat ہو جاؤں گا۔ مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن جب میں ایک کو موو کرتا ہوں یہ پچاسویں نمبر کو جا کر Oppose کرتے ہیں یہ تو کوئی تک نہیں ہے جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: ایسا ہے جی کہ اس پہ Already رولنگ آ گئی ہے چیئر کی اور ابھی اس کو، یعنی بار بار اس چیز پہ دوبارہ بحث کرنا کہ کیا ہو سکتا ہے یا نہیں، ابھی رولنگ آ گئی ہے تو میرے خیال میں یہ مناسب ہو گا کہ اکٹھے یہ ساری موو کی جائیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: وہ تو میں نے رولنگ دے دی ہے نا۔

<u>وزیر قانون</u>: ہاں، تو بس۔

<u>جناب سپیکر</u>: وہ تو رولنگ آ گئی ہے کہ One by one آپ Present کریں، میں موو کروں گا At a time.

<u>ڈاکٹر اقبال دین</u>: جناب سپیکر! دیکښے تپوس جی ځکه ضروری دے چه مونږ بعضے څیزونو کښے به د مفتی صاحب حمایت کوؤ او په بعضے کښے به ئے نه کوؤ، دا خو هر څه نه دی۔ صرف مفتی صاحب ئے پیش کوی او هلته نه ئے گورنمنټ بنچز چه کوم دے هغوی ئے مخالفت کوی۔ د نور هاؤس نه به تپوس کیږی نو دیکښے اتلس دغه دی، په پینځو کښے مونږ د مفتی صاحب حمایت کوؤ په نورو کښے به ئے نه کوؤ نو دیکښے One by one، یو یو د بیل بیل پیش شی، بیا په هغے باندے د د هاؤس نه تپوس اوکړی۔

جناب سپیکر: دا مفتی صاحب چه کوم امنډمنټ موؤ کړو، د هاؤس نه، ستا سو نه اجازت اخلو۔ Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The ‘Noes’ have it. The amendment is dropped and original Serial No.1 in column No. 3 stands part of the Bill. Mufti Kifayatullah Sahib, 2nd amendment in Clause 2, please move.

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔آپ صرف مجھے اجازت نہیں دے رہے،آپ قانون بنا رہے ہیں، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے اور ہمیں قانون سازی کا حق دیا ہے۔
Sir, I beg to move that in Serial No.3, in column No.3 against column “Motor cycle @ Rs.”, for the figure “200”, the figure “100” may be substituted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the 2nd amendment moved the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The ‘Noes’ have it. The amendment is dropped and original Serial No. 3 in column 3 stands part of the Bill. Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his 3rd amendment in Clause 2.

Mufti Kifayatullah: Sir, I beg to move that in 3rd Schedule in part 1 as referred in Clause 2 of the Bill in the serial No. 5, in column 3 against column “Motor cycle @ Rs.”, for the figure “100” the figure “50” may be substituted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the 3rd amendment moved the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The ‘Noes’ have it. The amendment is dropped and original Serial No. 5 in column 3 stands part of the Bill. Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his 4th amendment in Clause 2.

Mufti Kifayatullah: Sir, I beg to move that in Serial No. 6, in column No. 3 against column “Motor cycle @ Rs.” for the figure “100” the figure “50” may be substituted.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the 4th amendment moved the honourable Member may be adopted? Thosewho are in favour of it may say ‘Yes’.

<u>Voice</u>: Yes.

<u>جناب سپیکر</u>: آپ خود بھی اس کو Yes نہیں کہہ رہے تو۔۔۔۔۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: میں نے کہہ دیا ہے جی، ذرا اس کے اندر کہا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اکیلے آپ نے کہہ دیا، باقی دوستوں میں تو کسی نے ساتھ نہیں دیا۔ Now, those against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Noes’ have it. The amendment is dropped and original Serial No. 6 in column 3 stands part of the Bill. Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his 5th amendment in Clause 2 of the Bill.

<u>Mufti Kifayatullah:</u> Sir, I beg to move in Serial No. 7, in column No. 3 against column “Motor cycle @ Rs.” the figure “100” may be deleted and the figure “400” against column “ Light Transport Vehicle @ Rs.”, the figures “300” may be substituted.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the 5th amendment moved the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Noes’ have it. The amendment is dropped and original Serial No. 7 in column No.3 stands part of the Bill. Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his 6th amendment in Clause 2 of the Bill.

<u>Mufti Kifayatullah:</u> Sir, I beg to move against serial No. 11, for the figure “200, 400, 500”, and 500” the figures “100, 200, 300 and 400” may be substituted, respectively.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the 6th amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Noes’ have it. The amendment is dropped and original Serial 11 in column 3 stands part of the Bill. Mufti

Kifayatullah Sahib, to please move his 7th amendment in Clause 2 of the Bill.

مفتی کفایت اللہ: میں 7th سے دستبردار ہو رہا ہوں۔

(قہقہے)

Mr. Speaker: Withdrawn. Therefore the original Serial No. 17, in column No. 3 stands part of the Bill. Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his 8th amendment in Clause 2.

مفتی کفایت اللہ: میں 8th سے بھی دستبردار ہو رہا ہوں۔

(قہقہے)

Mr. Speaker: Since the amendment is withdrawn. The original Serial No. 26 in column 3 stands part of the Bill. Mufti Kifayatullah Sahib, to move his 9th amendment in Clause 2 of the Bill.

Mr. Abdul Akbar Khan: Point of order Sir! I am on point of order. This is very important.

جناب سپیکر، آپ کی آج جو رولنگ ہے، یہ آئندہ بھی وہ ہوگی تو اس لئے میں آپ کی توجہ رول 102 کی طرف دلانا چاہتا ہوں:

"Notwithstanding anything"…

Mr. Speaker: Just a minute, Just a minute, 10-----

Mr. Abdul Akbar Khan: 102 and 103.

لیکن 102 میں پہلے پڑھتا ہوں: "Notwithstanding any thing contained in these rules, it shall be in the discretion of the Speaker, when a motion that a Bill be taken into consideration has been carried."

جسطرح یہ Carried ہوئی ہے "to submit the Bill, or any part of the Bill, to the Assembly clause by clause". The amendment will be moved to the Assembly, the Speaker will put to the Assembly clause by clause. یہاں پر جناب سپیکر، چونکہ آپ ووٹنگ کیلئے ڈال رہے ہیں اس کو، سب کلاز کہیں یا جو بھی کہیں لیکن جناب سپیکر، آپ نے بھی پہلے اس طرح رولنگ دیدی تھی لیکن مفتی صاحب نے خواہ مخواہ ضد کی اسلئے میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر، ٹھیک ہے ہم آپ کی بات کو چیلنج نہیں کرتے لیکن اگر یہ Precedent بن گئی تو یہ کل پھر مطلب ہے معمولی معمولی چیز کیلئے پھر کلاز کی بجائے آپ سب کلاز اور سب کلاز کی بجائے Parts پر ہاؤس سے ووٹنگ لینگے، تو جس طرح جناب سپیکر! آپ ذرا دیکھیں 103 کو، "Order of

amendments.- Amendments shall ordinarily be considered in the following order, namely:-

(a) new clauses are offered first."

جناب، اگر کوئی نئی کلاز مؤو کرنا چاہتا ہے مثال کے طور پر اگر پانچ کلازز ہیں اور کوئی چھ کلاز ڈالنا چاہتا ہے تو وہ وہ کریگا، اچھا۔

moved by the Member in-Charge in the order in which, if agreed to, they will stand in the amended Bill, provided that if a proposed amendment be withdrawn, a prior amendment may be moved, and provided further that it shall be in the discretion of the Speaker to allow an amendment to a clause.

جناب سپیکر، میرا یہی مقصد ہے کہ ٹھیک ہے، آپ نے ان کو اجازت دیدی ہے، آج تو ٹھیک ہے لیکن یہ آپ کیلئے گئی، اگر یہ شیڈول میں مثال کے طور پر پانچ سو وہ ہوتیں، تو پانچ سو جگہ پر آپ ہاؤس کو ووٹ کیلئے ڈالتے تو یہ ایک ایسی Precedent بن جاتی جو آئندہ کیلئے، اسلئے میری درخواست ہے مفتی صاحب سے کہ ضد نہ کریں، چونکہ آپ نے Already ایک رولنگ دی ہوئی ہے جناب سپیکر، ان کو کہا ہے کہ آپ ساری ڈال دیں تو ہم سب پر ووٹ کر لینگے۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: جناب سپیکر اگر Withdraw کرنے کا موڈ مفتی صاحب کا بن گیا ہے تو میرے خیال میں ٹریژری بنچز کی طرف سے اگر کوئی ریکویسٹ ہو جائے تو Withdraw ہو جائیں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی؟

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: اب مفتی صاحب کا اگر موڈ بن گیا ہے Withdraw کرنے کا، کہ آج Withdraw کر رہے ہیں تو اگر ٹریژری بنچز کی طرف سے انہیں کچھ طریقے سے ریکویسٹ ہو جائے تو میرے خیال میں یہ Withdraw کر جائیں گے کیونکہ یہ خود بھی جز بہ جز Withdraw کرنا شروع ہو گئے ہیں، تو پھر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، بات ایسی تھی جو کہ میں نے خود بھی کہی تھی، میں نے اپنی رولنگ میں کہی تھی لیکن ڈاکٹر اقبال دین فنا صاحب، ایک Other Member کی طرف وہ آ گئی کہ شاید ہم ان کی کسی کو مانیں اور کسی کو نہ مانیں، اس وجہ سے میں نے اس کے Parts کو لینا شروع کیا۔ Any how اگر بشیر بلور صاحب یا گورنمنٹ کی طرف سے کوئی کرنا چاہے۔ جی پلیز۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب! میں ریکویسٹ کرتا ہوں فنا صاحب سے بھی اور مفتی کفایت اللہ مولانا صاحب سے بھی کہ مہربانی کر کے، انہوں نے کافی اپنی وہ جو بتادی ہیں، محنت جو انہوں نے کی ہے ہم ان کو Appreciate بھی کرتے ہیں اور ان سے یہ بھی کہتے ہیں کہ ہماری اسمبلی میں واحد عبدالاکبر خان پہلے زیادہ محنت کرتے تھے اب آپ بھی بڑی محنت کرتے ہیں، اسرار اللہ گنڈاپور صاحب بھی بڑی محنت کرتے ہیں، اب حاجی صاحب بھی بڑی محنت کرتے ہیں، ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ باقی امنڈمنٹس جو ہیں، وہ آپ واپس لے لیں تاکہ اس کو ہم ڈائریکٹ پاس کروادیں۔

جناب سپیکر: جی آنریبل مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جی سپیکر صاحب، بعض اوقات قانون سازی میں تصادم ہو جاتا ہے تو اس کی اصلاح ضروری ہے، یہ ہمارے ثاقب اللہ خان چمکنی صاحب نے ایک قانون سازی کی ہے یہاں کہ وہ جو موبائل فونز ہیں، تو یہاں جب میں نے دیکھا تو اس کے ساتھ ٹکرا رہا ہے۔ اگر آنریبل منسٹر اس کو دیکھ لیں سیریل نمبر 48 میں لکھا ہے: "Use of the hand held mobile phone while driving" اور اس کو میں نے Amend کیا ہے ثاقب اللہ خان کے بل کی طرح، یعنی اگر ہم اس کو پاس کرینگے تو ہم ایک ہی چیز کیلئے دو قانون پاس کرینگے، اس کو اگر وہ مان لیں تو یہ میری وہ نہیں ہے اور باقی میں انشاء اللہ ان کی بات مانونگا۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: اس میں یہی وہ چیز تھی کہ میں نے اسی بل کو سامنے رکھا ہے اور اس کو ٹھیک کیا ہے۔

جناب سپیکر: آنریبل لاء منسٹر صاحب! یہ مفتی صاحب کی ریکویسٹ ہے کہ آپ چونکہ پہلے ہی ایک دفعہ ایک قانون سازی میں پانچ سو، کتنا ہو چکا ہے؟

مفتی کفایت اللہ: 48 میں۔

جناب سپیکر: 48 میں۔

مفتی کفایت اللہ: 48 میں، اس کے بارے میں بل میں آیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: 48 میں، اس میں پانچ سو انہوں نے کیا تھا اور آپ نے شاید سات سو کیا ہے۔

مفتی کفایت اللہ: جی پانچ سو، پانچ سو ہے، موٹر سائیکل پر بھی پانچ سو ہے اور یہاں پر چھوٹی گاڑی پر بھی پانچ سو ہے۔ بڑی پر بھی، درمیانی پر بھی اور میں نے وہ تجویز کیا ہے جو اس ایوان نے منظور کیا ہے، وہ ہے پانچ

سو، پانچ سواور سات سو، سات سو۔ تو میں اس تصادم کو بچانا چاہتا ہوں، ایک ہی قانون پاس ہو جائیگا اور ایک ایوان سے دو قانون پاس نہ ہوں۔

وزیر قانون: نہیں جی، اس طرح ہے کہ جس طرح میں نے گزارش کی تھی کہ اس کے اوپر وہ ٹھیک ہے اس وقت یہ Amendment ایک پاس ہو گئی تھی لیکن یہ بڑے غور اور فکر کے بعد ہم نے اس کی جو Ratio ہے جو Reasonable ہے چونکہ موبائل فون اگر موٹر سائیکل والا استعمال کرتا ہے وہ بھی غلط کرتا ہے اور کار والا، گاڑی والا، ٹرک والا، توان سب کو ایک ہی جگہ Taxed کیا جائے، ہیومن رائٹس کے حوالے سے بھی یہ ٹھیک ہوگا کیونکہ ایک ہی طرح کا Offence ہے اور آپ ایک ہی چیز کو لئے مختلف Categories اور Different طریقوں سے Tax کر رہے ہیں اور Panalize کر رہے ہیں اس لحاظ سے یہ سب کیلئے ایک جیسا، کہ پانچ پانچ سو کیا گیا ہے کیونکہ Using mobile basically you are being panalized for using mobile not for driving motor cycle یا ٹرک تو وہ Disticntion ادھر ختم ہو جاتی ہے۔ اس لحاظ سے اس کو پانچ سو کیا گیا، سب کو، لہذا ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا جو یہ بل ہے، یہ ٹھیک ہے اور مفتی صاحب جیسے اکہ ہمارے بزرگ، بشیر خان نے گزارش کی ہے، یہ تمام ترامیم اکٹھے ایک ساتھ واپس لے لیں تاکہ یہ لیجسلیشن آگے چل سکے۔ Thank you.

مفتی کفایت اللہ: اس طرح ہے کہ جناب سپیکر صاحب، میں بشیر بلور صاحب کی رائے معلوم کرنا چاہونگا۔ میں تو بالکل قانونی بات کر رہا ہوں، اس میں تو کوئی ضد کی بات ہے ہی نہیں یعنی میں اس ایوان کا ایک منظور شدہ بل جو ہے، اسکو میں نے یہاں پر رکھا ہوا ہے تاکہ وہ نہ ہو جائے، اگر Kindly بشیر خان، اگر کوئی نرم لہجہ اختیار کریں تو مجھے اصرار نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر: آنریبل بشیر بلور صاحب۔

سینئیر وزیر (بلدیات): اگر پہلا کوئی قانون بنا ہے، اس کے اوپر یہ قانون آجائے گا تو Automatically پہلا قانون ختم ہو جائے گا، یہ Implement ہوگا، تو میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ Duplication نہیں ہوتی، قانون کیلئے طریقہ یہ ہے کہ جب پہلے قانون پر دوسرا قانون آجائے تو وہ Implement ہوتا ہے، Duplication نہیں ہوتی۔ میں مفتی صاحب سے دوبارہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ لوگ ٹیلی فونز لگا کر گاڑیاں چلاتے ہیں، ایکسیڈنٹس ہوتے ہیں، پرابلمز ہوتے ہیں، ہم صرف ان لوگوں کی حفاظت اور عوام کی حفاظت کیلئے، پبلک کی حفاظت کیلئے یہ کرتے ہیں۔ ٹیلی فون پر بات کرتے ہیں

اور ایکسیڈنٹ ہوتا ہے، خود بھی مرتے ہیں اور لوگ بھی مارے جاتے ہیں۔ تو اسلئے ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس کو ہم Regularize طریقے سے کریں اور یہ Duplication نہیں ہو گئی ہے۔ یہ جو پہلا قانون ہے اس کے اوپر ایک دوسرا قانون آ جائے گا تو Automatically پرانا قانون ختم ہو جائے گا۔ میں پھر ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ یہ واپس لے لیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: مسٹر سپیکر صاحب! میں بشیر خان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، بشیر بلور صاحب ہمارے بڑے ہیں جی اور مجھے یاد نہیں ہے کہ کبھی ہم نے انکی ریکویسٹ کو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جب سپیکر (مائیک) بھی ساتھ نہیں دے رہا ہے تو بس میرے خیال۔

(قہقہے)

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: ٹھیک کرتے ہیں۔

(قہقہے)

<u>جناب سپیکر</u>: مائیک، مائیک جو ساتھ نہیں دے رہے ہیں۔

(قہقہے)

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: میں اب ایک شعر کے ساتھ اپنے تمام ترامیم واپس لیتا ہوں اور وہ شعر بھی بشیر خان کیلئے عرض کر رہا ہوں کہ انہوں نے کہا ہے اور مجھے یاد نہیں، ہمارا یہ ایوان ہے اس کے اندر انہوں نے کوئی بات کی ہو اور میں نے انکار کیا ہو، ہماری اچھی روایات ہیں۔ ہماری اسمبلی بھی پنجاب، سندھ اور بلوچستان سے الگ اسمبلی ہے۔ ہمارا سپیکر بھی الحمد للہ ان سے الگ ہے۔ وہاں پر دیکھیں جھگڑے ہوتے ہیں، الزامات لگتے ہیں، یہاں ایسا نہیں ہے، بہت اچھا ماحول ہے، جرگہ ہے۔ ہمارے افعال بھی ان سے الگ ہیں، اللہ کا بہت بڑا احسان ہے۔ ایک شعر عرض کرتا ہوں اور پھر میں تمام سے Withdraw ہو جاتا ہوں کہ:

یہ دستور زباں بندی بھی عجب تیری محفل میں یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. Since all the remaining amendments have been withdrawn by the honorable Member, therefore, the question before the House is that original schedule of clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Schedule of Clause 2 stands part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت صوبائی موٹر گاڑیاں مجریہ 2010ء کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Now the honorable Minister for Law on behalf of Chief Minister, to please move that the Provinical Motor Vehicles Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2010 may be passed.

Minister for Law: Thank you Sir. I request this august House to pass the Provincial Motor Vehicles Khyber paktunkhwa (Amendment) Bill 2010. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Provinical Motor Vehicles Khyber PakhtunKhawa (Amendment) Bill, 2010 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2008ء کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Now the honourable Minister for Law, to please lay on the table of the House the report of Public Service Commission for the year 2008.

Minister for Law: Thank you Sir. I present before this august House the Annual Report of the Khyber Pakhtunkhwa Public Service Commission Peshawar for the year 2008. Thank you ji.

Mr. Speaker: Its stands laid.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس کیلئے اگر آپ ایک دن رکھ لیں تاکہ اسی رپورٹ پر-----

Mr. Speaker: Definitely, definitely.

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Definitely, Inshallah.

مجلس قائمہ برائے ابتدائی وثانوی تعلیم کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: 'Item No. 11 and 10': Mukhtiar Ali Khan, Chairman Standing Committee No. 26 on Elementary and Secondary Education, to please present before the House the report of the Committee.

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: شکریہ سپیکر صاحب۔ میں مجلس قائمہ نمبر26 برائے محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: مختیار علی خان صاحب، چیئرمین صاحب، یہ تو بہت پرانی رپورٹ پیش کر دی، یہ کیا ہوا؟

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: نه جی، ډیر پخوانے نه دے جی، اوسنے دے جی۔ دا خوشدل خان یو دغه راوړے وو او په هغے کښے ډیر زیات محنت شوے وو، خوشدل خان خو اوس شته دے نه او ډیر داسے جعلی سرټیفیکیټس وو پکښے، د پی ټی سی ټیچرز اپوائنټمنټس چه شوی وو جی، دا هم هغه رپورټ دے جی۔

جناب سپیکر: دا خو تاسو ډیر ښه کار کړے وو جی۔

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: ډیر زیات۔

جناب سپیکر: خو دا دومره لیټ ولے راغلو؟

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: بس دا دے-----

جناب سپیکر: هغه سید رحمان خو تاسو پخوا-----

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: د اسمبلئ سیکرټریټ خبره ده جی، که لیټ راغلے وی اسمبلئ ته جی۔

جناب سپیکر: د ایجوکیشن په خبره کښے خو مونږه لیټ نه منو، مونږه خو عبدالاکبر خان! یوه کمیټی، څه شو؟

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: زه دا وایم جی چه فیصله خو مخکښے شوے ده۔

جناب سپیکر: ښه جی۔

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: خو اسمبلئ ته اوس راغلے دے۔

Mr. Speaker: It stands presented.

مجلس قائمہ برائے ابتدائی وثانوی تعلیم کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Now Mukhtiar Ali Khan, Chairman Standing Committee No, 26 on Elementary and Secondary Education, to please move that the report of the Committee may be adopted.

<u>جناب مختیار علی ایڈوکیٹ</u>: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس قائمہ نمبر 26 برائے محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی رپورٹ منظور کی جائے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the report of Standing Committee No. 26 on Eliminatory and Secondary Education may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

لږه شکریه خو ادا کړه، نورے خبرے خو نه کوے په دے خو یو دوه خبره اوکړه کنه۔

<u>جناب مختیار علی ایڈوکیٹ</u>: ستاسو د ټولو ډیره زیاته شکریه جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: وقت کی پابندی کا ذرا زیادہ خیال رکھیں۔ کل جمعہ بھی ہے، جمعه ده کنه؟ کل جمعہ بھی ہے تو اس کا خیال رکھیں۔ تھینک یو، جی۔

The sitting is adjourned till 10:00 AM of tomorrow morning.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 8 اکتوبر 2010ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)